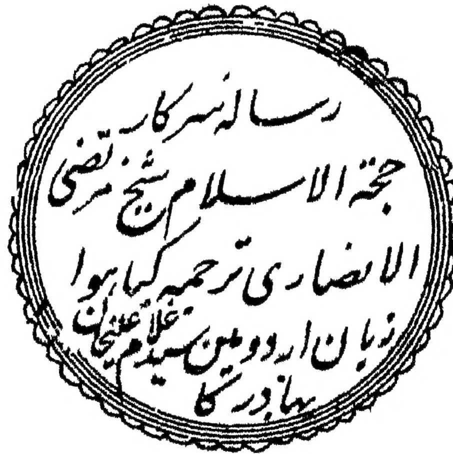

هو اللّٰه تعالیٰ


رسالہ سرکار
حجۃ الاسلام شیخ مرتضی
الانصاری ترجمہ کیا ہوا
زبان اردو میں سید غلام علیخان
بہادر کا


شانہ العزیز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بحد خدای احد کو کہ دور کیا دیدیسی رمد و بلند کیا آسمان کو سوای عمد

جانسی و الا ضمیر ہر قوم نہین اخذ کرتی ہی اوسکتین غنودگی نہ نوم پیدا کیا آسمان

و فرش بعد از اوسکی مستولی کیا عرش و خلق کیا انسان کو از طین پس بزرگ

ہی اللہ تعالی بہترین خالقین درود نا معدود اوپر حبیب اللہ معبود اور

اوپر آل طاہرین و اولاد مطہرین نور دیدۂ بینش و چشم چراغ آفرینش خصوصاً

اوپر علی اعلی تاجدار ہل اتی یکہ سوار میدان لا فتی بلبل گلشن لو کشف الغطی

لیکن بعد از حمد و درود کی بندۂ شرمندۂ خاکسار بی سواد امیدوار مغفرت

رب العباد سید غلام علی بن سید فتح علیخان مرحوم مغفور اعلی اللہ مقامہم

نی چاہا کہ بحسب ایمای فقیہ کامل عالم عامل جناب فضایل مآب مفتی حقایق آگاہ

شریعت پناہ سید محمد علیصاحب قبلہ دام جودہ و ظلہ کہ اختر فضل و کمال اوس

معمول

مقبول ذو الجلال کا مثل آفتاب تابان و نیّر درخشان کی ہی کہ کچہ
مسائل فروع کی رسالی سی مجتہد العصر و الزمان فخر المحققین المدققین
پیشوای کل و ہادی سبل مولانا شیخ مرتضی الضاری کی زبان فارسی
سی زبان اردو مین تحریر کری تا موجب تصحیح عبادات دوستان
و برادران کا ہو اور اس رسالہ مختصر کو مسمی بہ ہدایت المؤمنین کی کیا گیا
اور لکہنا ہوا اس مختصر کو اوپر تین باب کی باب پہلا طہارت مین
باب دوسرا نماز مین باب تیسرا روزی مین باب پہلا طہارت
مین اور اوس طہارت مین ایک مقدمہ اور تین مقصد اور ایک
خاتمہ ہی لیکن مقدمہ ملا ہوا ہی اوپر کتنی فصل کے فصل پہلی قسم مین پانی کی
اور اس فصل مین کتنی بحث ہین بحث پہلی خالص پانی مین خالص پانی اوسی
کہتی ہین کہ لوگ اوسکو پانی کہہ سکین بغیر قید کی یعنی گلاب و شیرۂ
لیمو و شیرۂ انار وغیرہ ایسا نہین اور وہ خالص پانی پاک کرنی والا ہی
حدث کو اور جنبث کو اور وہ پانی نابع ہی یا غیر نابع نابع اوسی کہتی ہین
کہ زمین سی نکلی ور زمین مین مادہ بہی باقی رہی کیا جاری ہوی اوپر زمین

کی مثل تالاو ندی کی کیا جاری ہوی مثل باولی کی اور غیر تابع جیسا پانی برسات
کا اور کہڑا ہوا مثل تالاب وحوض وغیرہ کی آوردہ پانی جو کہڑا ہوا ہی
اگر کم کرسی ہوی نجس ہوتا ہی ملنی سی نجاست کی اگر کریا زیادہ کرسی ہوی
نجس نہین ہوتا ملنی سی نجاست کی مگر جسوقت کی رنگ یا بو یا مزہ اوسکا
بدل جاوی سات نجاست کی تغیر حسی سی اور وہ پانی جو تابع ہی پس او
نجس نہین ہوتا مگر جسوقت کہ بگڑ جاوی ایک اون تین وصفون مین
سی خواہ جاری ہوی یا غیر جاری مانند پانی باولی کی اور شرط نہین ہی
کہ ہونا نجس نہونی مین جاری کی اور ایسا ہی باولی کا پانی اور ایسا ہی جہیری
کا پانی جو مادہ رکہتا ہی اور زمین پر نہین بہتا اور پانی برسات کا وقت
برسنی کی حکم مین جاری کی ہی نجس نہونی مین تنہا ملنی سی نجاست کی اگرچہ کم
کرسی ہوی مگر جسوقت کہ بگڑ جاوی ایک اون تین وصفون سی سات نجاست
کی پس نجس ہوتا ہی لیکن جسوقت کی موقوف ہوی برسنی سی پس حکم اوس
کا حکم کہڑی پانی کا ہی پس جسوقت کہ کم کرسی ہوی نجس ہوتا ہی ملنی سی نجاست
کی اگر کریا زیادہ کرسی ہوی نجس نہین ہوتا اور کر اوسی کہتی ہین کہ پانی مین

اور ایسا ہی ملنی سی چیز ایک کی کہ عین نجاست اوس پر مین ملی ہوی جسوقت بدل جاوی خود نجاست سی نجس ہوی ہو جیز سی

شرط بلکہ اقوی جو پانی کہ مادہ رکہتا ہوی اور کرسی کم ہوی نجس ہو جاتا ہی تنہا نجاست ملنی سی اور طریق اوسکی پاک کرنیکا یہ ہی

چالیس پر اوپاو کم تین بالشت ہوی برابر ہی کہ تہتر بالیس بالشت ضرب سی
حاصل ہوی درازی و چوڑائی و ڈنوکائی مین یعنی اونمین کی بعضی مین یا بعیر
ضرب کے اور تولنی مین موافق سیرونکی تین سو اسّی پر چار سیر اور موافق دہڑون کی
ایک سو بیست پر آٹ دہڑ اور موافق منونکی تین سیر دو من ہوتی ہین تخمیناً و پاک
ہوتا ہی پانی دور ہونی سی تغیر کی اگرچہ آپسی آپ ہوتی اور پاک ہوتا ہی غیر
پانی جسوقت کی تغیر نجاست سی ہوی ڈالنی سی کرکی اوپر اوسکی یکدفعہ
یا ڈالنی سی اوسکی اوپر کرکی یا ملجانی سی اوسکی کر سی یا ملجانی سی آب جاری
کی اوسی اس طور سی کہ دونو پانی ایک ہو جاوی اور ایسا ہی جسوقت کہ تغیر
نجاست سی ہوی اگر دور ہونا تغیر کا اوسکی اون چیزون سی ہوی کہ جو ذکر
ہوئی کی ایسی طور پر کہ پاک کرنی والی پانی کو متغیر نکری اور پاک نہین
ہوتا ہی جسوقت کی دور ہونا تغیر کا خود بخود ہوی اور پاک نہین ہوتا ہی
نجس پانی پہونچنی سی اوسکی برابر کرکی بحث دوسری جانکہ جو پانی برتی جاتا ہی
دور کرنی مین حدث اصغر کی یعنی وضو مین پاک ہی اور پاک کرنی والا ہی وہ
سر کا ہی جو برتی جاتا ہی دور کرنی مین حدث اکبر کی یعنی غسل مین نہایا کرتی اور پر قول

بشرطیکہ مل جاوی

اچہی کی اور جو پانی کہ برتی جا تی ہی دور کرنی مین خبث کی یعنی نجاستون کے اور طہارت
ایک کی کہ پاکی برتنی سی اوسکی حاصل ہوتی ہی لیکن دور نہین کرتا ہی حدث کو
اور دور کرتا ہی خبث کو احوط یہہ ہی کہ ایسی پانی کو کسی چیز مین نہ برتین اور جو
پانی کہ برتی جاتا ہی پاکی مین اگرچہ بکثرت نجاست کی اوسکی بہات ہووین لیکن
بکثرت جاوی نجاست سی پاک ہی اور پاک کرتا ہی جامی نجس کو مانند پانی استنجی کی یعنی
آبدست نجاست کی تغیری جسوقت کہ شبہہ ہووی پانی پاک مین اور نجس پانی مین
پس اگر محصور ہووی دور نہین کرتا ہی حدث کو اور دور نہین کرتا خبث کو
بلکہ یہہ کہ ہر ایک اس دو پانی سی جدا جدا برتین جسوقت کہ شبہہ ہووی
پانی خالص مین اور مضاف مین دور کرتا ہی حدث کو اور خبث کو بشرط دو بار
کرین عمل ہر ایک اون دوسی اور اگر شبہہ ہووی پانی مباح مین یعنی اپنی ملک یا حضرت
کا پانی ہووی پانی غصبی سی یعنی غیر کا پانی بی پروانگی کا دور نہین کرتا ہی حدث
کو اگرچہ دو بار کرین اور حرام ہی برتنا اوسکا دور کرنیمین خبث کی لیکن اگر برتی
تو پاک کرتا ہی مگر حرام ہی نجبث جو ہی پانی مضاف مین مانند گلاب کے اور اسکی
سرکا اور وہ نجس ہوتا ہی ملنی سی نجاست کی کیا کم کرسی ہوی اور کیا زیادہ ہوی

بلکہ اقوی ہے

جانکہ جو پانی کہ برتی جاتا ہی دور کرنی مین نجاست کی نجس ہے اگرچہ بدل نجاوے ایک اون تینون وصفون سی مگر پانی استنجی کا کئی شرطون سے کہ آتا ہی ۱۲ مہ

مگر جسوقت کی اوپر سی تنجی جاری ہوی اور گری نجاست پر اس صورت مین جو جز
کہ نجاست سی ملا ہوا ہی اوسکی اوپر کا جز نجس نہین ہوتا وقت نہنی کی اور پانی
مضاف دور نہین کرتا ہی حدث اور خبث کو اور پاکی اوس پانی مضاف کے مانند
پاکی پانی خالص کے ہی بعد از اوسکی وہ مضاف خالص پانی ہوجاتی فصل دوسرے
احکام مین خلوت کی ہی یعنی وقت پیشاب اور پایخانی کی اور اس
احکام مین کئی بحث ہین بحث پہلی کیفیت مین خلوت کی ہی واجب ہے
وقت مین خلوت کی ڈہانپنا جلد عورت کو نامحرم سی اور عورت کہتی ہین
پیشاب اور پایخانیکی جائی کو اور اسکی سرینکی جائی کو اور حرام ہی خلوت کرنے
والی کو موہنہ یا پیٹ قبلی کی طرف کرنا وقت مین خلوت کی اور لیکن وقت
مین استنجی کی اور استبرا کی حرام نہین ہی موہنہ اور پیٹ قبلی کی طرف کرنا
بحث دوسری استنجی مین واجب ہے دہونا پیشاب کی جائی کو پانی سی اور
کفایت نہین کرتا ہی سوای اوس پانیکی دہونی مین اور کفایت کرتا ہی ایکمرتبہ
دہونا جسوقت کی نہ تجاوز کی جای سی عادت کی اور اختیار رکہتا ہی دہونے
مین جای پایخانیکی پانی مین اور پونچہنا پتہر سی اگر نہیل تجاوز جای سی عادت

احوط ہی پرہیز کرنی اوسکی منہ

احوط ہی بچانا حالت استنجی سی ہی مین اور استبرا مین منہ

۳ احوط اور اقوی دو مرتبہ اور افضل تین مرتبہ ہی منہ

کی اور اگر پھیلنا معین ہوتا ہی تو دہونا پانی سی خصوص پھیلی ہوئی کو اور حد دہونی
کا پاک ہوتا ہی جانی کا اور گنتی واجب نہین ہی لیکن احوط اور اقوی
واجب ہے تین مرتبہ پونچھنی مین بہتر سی اور احوط ہی کہ ایک ہوی تین
پتہر ہوی اور استنجی مین پتہر سی کفایت کرتا ہی دور کرنا عین کا اور لازم
نہین ہی دور کرنا اثر کا یعنی ٹکری چہوٹی کہ باقی رہتی ہین جانی مین بر
خلاف استنجی کی پانی سی کہ لازم ہی اوس مین پانی سی دور کری عین کو اور
اثر کو اور شرط ہی پاکی اوس جسم کی کہ استنجا ہوتا ہی اوس جسم سی ہر چند
دہونی سی اوسکی ہوی اگر متنجس ہوی بحث تیسری سنت چیزین اور آداب
مین خلوت کی ہی سنت ہی ڈہانپنا سر کو وقت مین خلوت کی اور سنت
ہی بسم اللہ کہنا اور سنت ہی آگی رکہنا بائین پاون کو وقت مین داخل ہونیکی
اور آگی رکہنا سیدہی پاون کو وقت مین باہر آنیکی اور استبرا کرنا اور دعا
پڑہنا استنجی کی وقت اور فارغ ہوی پر استنجی سی اور سوای اسکی باقی مستحبات
بحث چوتھی پانی استنجی کا اگرچہ برتا جاوی طہارت مین پیشاب کی
ہی ہر چند اوس پانی مین ٹکڑی نجاست کی ہوین لیکن دور نہین کرتا حدث

[1] اگر پھیلنا ظاہر ہوی کہ استنجی کی نام سی باہر جانا ہی احوط دو مرتبہ دہونا ہی

[2] لیکن ٹکڑی ایسی چہوٹی ہوین کہ محسوس نہوین

٢

کوا

کو اور اوتی جایز ہی اوس سی دور کرنا خبث کا اور شرط ہی پاکی ہین اسکی
کہ پہیلا ہوی جائی سی عادت کی اور یہہ کہ نگڑ سجاوی ایک اون تین صفون
سی اوسکی نجاست سی اور یہہ کہ نہ پہنچی ہوی اسکی تین نجاست خارج سی بحث پانچوین
بیان ہو اسابق مین یہہ کہ سنت ہی استبرا کرنا پیشاب سی اور کیفیت استبرا کی
یہہ ہی کہ کہینچی اونگلی کو جڑ سی پاخانی کی جائی سی پیشاب کی جائی کی جڑ تک تین مرتبہ اور
وہان سی پیشاب کے جائی کی جڑ سی سر تک حشفہ کی تین مرتبہ اور نچوڑی پیشاب کے
جائی کی سر کو تین مرتبہ اور فایدہ استبرا کا وہ ہی کہ جسوقت بعد از استبرا کے
جو رطوبت کہ نکلتی ہی شبہہ ہوی اوس رطوبت مین کہ کیا ہی حکم ہوتا ہی اس
طور سی کہ وہ رطوبت توڑنی والی طہارت کی نہین ہی اور نجس نہین ہی
بخلاف اوسکی جسوقت کہ استبرا نہ کیا ہوی حکم ہوتا ہی اس طور سی کہ وہ رطوبت
پیشاب ہی اور توڑنی والی طہارت کی ہی اور نجس ہی اور واسطی عورتون کے
ایسا استبرا نہین ہی کہ جسی لازم آوی وہ حکم کہ استبرا پر مردونکی لازم
آتا ہی اور لیکن مقاصد پس اول اون مقصدون سی وضو مین ہی اور اوس
مقصد مین کتنی بحث ہین بحث پہلی اجزای وضو مین ہی جاننا کہ اجزا وضو دو

استعمال مین

دهونا اور دو مسح کرنا لیکن وہ دو دهونا پس دهونا مونهه کا هی اور دهونا دونو هات

کا هی اور لیکن وہ مسح پس مسح سر کا هی اور مسح دونو پاون کا هی لیکن دهونا مونهه

کا حد اوس مونهه کا اوگنی کی جاگہ سی سر کی بال کی تهتدی تک درازی مین

اور چوڑائی مین بیچ مونهه کو گهیر لیوی انگوٹها اور بیچ کی انگلی پس واجب هی دهونا

اس قدر کا هان واجب هے دهونا چیز ایک که زاید حد سی جو آگی ذکر هوا هی

باب المقدمه اور معتبر هی حد مین جو ذکر کیا گیا برابر خلقت متعارف کی

هوی یعنی نه بڑا هات هوی نه چهوٹا هات هوی اور واجب هے یهه که شروع

کری دهونی کو مونهه کی اوپر سی اور واجب هے رعایت کری اعلی کی یعنی نیچا

کهینچی هات کو اور واجب نهین هی دهونا اس قدر داڑهی سی که حد سی مونهه

کی بڑهی هوی لیکن وہ داڑهی که داخل اوس حد مین هوی واجب هے دهونا اوس

داڑهی کا لیکن واجب هے دهونا ظاهر اوس داڑهی کا اور واجب نهین هی

دهونا داڑهی کی اندر کی پوست کو غفص هوی یا چهدری هوی لیکن چاهیی

صادق هوی اوپر اوس پوست کے که گهیر لیتی هین بال نی اوس پوست کو

اور اگر صادق نهوی نام گهیر لینی کا بالون پر سبب دور هونی بال کی آپس مین

[illegible]

اوطا اور اوتی
واجب هی دهونا
جای کا جو نمایان هے
درمیان مین داڑهی کے
بالون سے کے

اقوی واجب ہے دہونا پوست کا اور لیکن دہونا ہات کا پس واجب ہے دہونا
دونو ہات کا کہنی سی اور لازم ہی داخل کرنا کہنیون کو ہاتون مین بلکہ لازم ہے
تہوڑا بازو سی بہی دہوی من باب المقدمہ اور واجب ہی شروع کری اوپر سے
جیساکہ کذا ہو منہہ کی دہونی مین اور چرک کہ نیچی ناخن کی رہتا ہی واجب
نہین ہی نکالنا اوس چرک کا مگر یہہ کہ عادت سی بڑہ گیا ہوی نزدیک[۱]
وضو کرنی والی کی سیرکی لوگون کے اور واجب ہے دور کرنا جو چیز کہ مانع ہووی
پہنچنی سی پانیکی جلد کو یا حرکت دیوی اوس چیز کو ایسی طور سی کہ نیچی اوس چیز کی
دہویا جاوی اور اگر شک کری چیز ایک مین کہ مانع پہنچنی سی پانیکی ہی یا نہین
واجب ہوتا ہی پہنچانا پانی کا نیچی اوس چیز کے اور اگر شک کری اصل مانع
ہونی مین اوس چیز کے واجب نہین ہی جستجو[۲] اوس چیز مین اور لیکن دو مسح
پس اول ان دو مین سی مسح سر کا ہی اور واجب ہے مسح کرنا چیز ایک کا آگی
سی سر کے اور اتنا واجب ہی کہ نام مسح کا ہووی یعنی کہین کہ سر کی آگی
مسح کیا اور جو حکم مرد کا ہی وہی حکم عورت کا ہی مسح مین اور واجب نہین
ہی مسح کرنا اصل جلد کو بلکہ کفایت کرتا ہی مسح سر کی آگی کی بال کو کہ خاص

۱ احوط اور اقوی [illegible] کہ بچیکو [illegible] پانی [illegible] اور ایسا ہی ہی [illegible] ناخن کا [illegible] ناخن سی ہو [illegible]

۲ احوط بلکہ اقوی جستجو ہی مگر باوجود گمان کے مانع ہونے [illegible]

اوس جاینکی ہووین اور برابر ہوی اس جاینکی موافق خلقت کی اور بڑی
نہووین اوس جای سی اور جمع نہونی ہووین اوس جای پر سبب بڑی ہونیکی
اور واجب ہی کہ مسح ہات کی اندر کی طرف سی ہوی اور واجب ہے کہ مسح
باقی رہی ہوی ہاتہہ مین تری سی وضو کی ہوی دوسرا مسح پاون کا ہی اور واجب
ہی کہ مسح کرنا پشت پر پاونکی سر سی انگلیونکی اونچی ہنی تک پاونکی جو اوپر
پاونکی ہوتا ہی دراز ہین اور واجب ہے داخل کرنا ان دو بلندی کو مسح
مین اور کفایت کرتا ہی نام مسح کا یعنی اتنا کہین کہ مسح کیا اونگلیون
سی پاونکی اونچی ہنی تک اور چاہئی کہ مسح پاون کا باقی رہی ہوی ہاتہہ
کی تری سی وضو کی ہوی بحث دوسری وضوء عاجز مین ہی پس جسوقت
بعض اعضاء وضو مین جبیرہ ہوی اور جبیرہ اون تختون کو کہتی ہین کہ
ٹوٹی ہوی جائی کو باندہتی ہین واسطی درست ہونیکی پس جسوقت ہوسکتا ہی
دہونا جبیری کی نیچی دور کری جبیری کو یا ڈبا دیوی اوس جبیری کو پانی
مین تا یقین ہوی کہ اس ڈبانی مین دہو یا گیا نیچی جبیری کی اور واجب ہے
دہونا اس صورتمین جلد کو اور جسوقت کہ نہ دہو سکی سبب سی خوف ضرر کے

۱ اوپر کا پوچھانا مسح کا ہی پنڈلی کی جوڑ تک

۲ چوڑائی ہین

یا سبب سے اوسکی کہ نیچے جبیرے کی نجس ہی یا اعتبار سے نجیر ان چیزون کی
مسح کرے جبیرے پر پانی سے اگرچہ حاصل نہووے ساتھ اوس مسح کے نام دہونے
کا اور کفایت کرتا ہی اوس مسح سے اگرچہ قدرت مسح پر جائے کی ہووے اور کفایت
نہین کرتا ہی دہونا جبیرے کا مسح کی بدلے جیسا کہ دہونا صحیح جائیون کا کفایت
نہین کرتا جبیرے کی مسح کی بدلے پاؤن ظاہر وہ ہی کہ جسوقت مسح کرے جبیرے
پر طور ایک کشی حاصل ہووے اوس مسح سے نام دہونے کا اور واجب نہین ہی
اس صورت مین نیت مسح کی بخلاف مسح سر کی اور پاؤن کی کہ واجب ہی
اوس سر کی اور پاؤن کے مسح مین کہ نیت مسح کی کرے اگرچہ اوس مسح مین
دہونا حاصل ہووے اور واجب نہین ہی کہ مسح جبیرے کا اندر کی طرف سے
ہات کی ہووے بلکہ واجب نہین ہی کہ پنجہ سے ہووے بلکہ اوپر سے پنجہ کی کرے
تو بہی ہوسکتا ہی اور لازم ہی کہ تمام جبیرے کو مسح کرے پانی سے اور کفایت
نہین کرتی ہی تری ہات کی اور رطوبت اوس ہات کی پان واجب نہین
ہی مسح کرنا وجو کچھ کہ ہنوسکے یا دشواری سے ہوسکے اوس جائیون کی نئین کہ درمیان
مین جبیرے کی ڈوریون کی ہوتی ہی اور کیتا اکہ زخمون پر اور جبیرہ پر اوس

دملون پہ پاہدتی ہین حکم اوہن کپڑون کا حکم جبیری کا ہی اور لیکن جسوقت
کہ موہنہ پر زخمون کی کوی چیز بندی ہہوی ہوی اور اون زخمون کو دہو نہ سکیگا
ہوی پس اقوی وہ ہی کہ واجب ہے اون زخمون کی اطراف کو دہووی اور
موہنہ پر اون زخمونکے مسح کری اور اگر مسح ہہو سکی موہنہ پر اون زخمونکی
کپڑا رکہی اور کپڑی پر مسح کری اور لیکن جایز ہونا مسح کا مخصوص اوسی جاے
پر ہی اور کچہ جای صحیح سی ملی نہ دیوی مسح مین اور اکر محال ہووی رکہنا
کپڑی کا اور مسح کرنا اوس کپڑی پر بہی تو کفایت کرتا ہی دہونا اطراف
اون زخمونکی اور جسوقت کہ محال ہوئی وہ جو کچہ کہ آگی گذرا جبیری مین تیمم
متعین ہی اور دوا اور مرہم اور اسکی نظیر کی چیزان کہ زخمونکی موہنہ پر اور
دملون پر رکہتی ہین حکم اوہنو کا حکم جبیری کا ہی اور جایز نہی مسح کرنا اون
دواؤن پہ اور حکم غسل کا حکم وضو کا ہی حکم مین جبیرکی اور جاری نہین
ہی حکم جبیری کا آنکہہ کے درد پر پس جسوقت کہ آنکہہ درد کری کہ موہنہ
کو نہ دہو سکی چاہئی کہ تیمم[۲] کری اور لازم نہین ہی اعادہ کرنا وضو کا
دوسری نماز کی واسطی جبیری مین بحث[۳] تیسری شرطون مین وضو کی

[۱] معنی اس کلام کا یہہ ہی کہ اول اطراف جلد کو دہووی بعد از اوسکی کپڑا رکہی

[۲] احوط جمع کرنا ہی اگر ہو سکی جیسا کہ احوط واسطی غسل کے ان زخمون مین اور پہوڑون مین کہ خالی جبیری سی ہی جمع کرنا ہی درمیان مین غسل کے اور تیمم کے

[۳] [illegible]

ہی

ہی اور وہ شرطان کتنی چیزین ہین پہلا پاک ہونا پانی کا ہی دوسرا
چاہئی کہ پانی مطلق ہووی تیسرا مباح چاہئی ہووی چوتہا برتا ہوا دور کری
ہین جنبت کے نہ چاہئی ہووی پانچوان پاک ہونا چاہئی دہونی کے اور جاہی
مسح کی ہی چہٹا مانع جانی ہین وضو کی نہوا چاہئی ساتوان چاہئی مکان
وضو یعنی جا ئی کہ وضو اور مسح واقع ہوتا ہی مباح ہونا آٹہوان چاہئی کہ
برتنی سی پانی کی مانع نہووی مثل مرض اور جو اوسکی ضرر کا ہی نوان ترتیب
اعضای وضو مین ہی یعنی ایک کی پیچہی ایک آگی کے دہونیکی چیز کو آگی دہونا
اور پیچہی کے چیز کو پیچہی دہونا دسوان موالات اعضای وضو مین ہی معنی موالات
کا یہہ ہی کہ پچہلی اعضا دہونی مین اگلی کسی ہی ایک عضو مین تری باقی رہی
گیارہوان نیت ہی بارہوان مباشرت ہی حال اختیار مین یعنی چاہئی
کہ مکلف وضو اپنا آپ کری بحث چوتہی احکام مین اون خللون کی ہی
جو واقع ہوتی ہین وضو مین پس جسوقت کہ کوئی ایک یقین رکہتا ہووی
کہ آگی کی زمانی مین بی وضو تہا اور شک کری کہ وضو کیا تہا یا نہین
واجب ہی کہ وضو کری اور جسوقت کہ شک کری بعد از فارغ ہونیکی اوس

عمل سی کہ جسمین وضو شرط ہی جو کچہ کہ کرچکا ہی صحیح ہی اور چاہیی کہ وضو
کری واسطی آیندہ کی اعمال کے اور اگر شک کری وضومین درمیان مین عمل کے
توڑ دیوی عمل کو اور وضو بجا لی آوی اور جسوقت کہ یقین وضو پر رکہتا ہووی
اور شک کری حدث مین وضو اوس کا صحیح ہی اور اعتبار اس شک پر نکری
اور جسوقت کہ شک کری کسی فعل مین افعال وضو سی آکی فارغ ہونیکی اوس
وضو سی چاہیی جسمین شک ہی اوس کو عمل مین لی آوی اور رعایت رکہی
ترتیب اور موالات اور اوس کے سوا کی امور سی کہ واجب ہے وضو مین
اور زیاد شک کرنی والی کا شک اعتبار نہین رکہتا ہی اور اعتبار نہین
رکہتا ہی شک جسوقت کہ حاصل ہوی بعد فراغ کی وضو سی بحث پانچوین
امور ایک مین کہ واجب ہوتا ہی وضو تنہا واسطی سی اون امور کے
واجب ہوتا ہی وضو نکلنی سی پیشاب کے اور وہ جو کچہ کہ حکم مین اوس
پیشاب کی ہی مانند رطوبت مشتبہ کے جسوقت کہ نکلی آگی استبراکی ود
پاخانہ نکلنی سی جائی سی عادت کی اور نکلنی سی ہوا کی عادت کی جائی
سی طور ایک پر کہ صدق کری اوس ہوا پر عرف مین نام باد کا کیا با آواز

١
ہو طا امکان
اعادہ کرنا عمل
کا ہی بعد از
طہارت کے
جیسا کہ صاف
ظاہر ہی حدیث
سے

٢
اوی وہ ہی کہ
پیشاب اور پا
خانہ جائی سی
عادت کی ہوئی اور
سوای اوس جائی کی
ہوی بند ہونی سی
جای عادت کی اور نہ
بند ہونی سے جای
عادت کے پس ہر دو
صورت مین
توڑنی والہ وضو
کا ہے

٤٨

ہوی یا بی آواز پس اعتبار نہین رکھتی ہی وہ ہوا کہ نکلتی ہی ہنسیات کے جای
سی اور سونی سی اور سبب سی استحاضۂ قلیلہ کی اور سبب سے استحاضۂ متوسطہ
کی لیکن واسطی سی سوای نماز صبح کی اور لیکن واسطی نماز صبح کی پس واجب
ہوتا ہی وضو ساتہہ غسل کے بلکہ یہی واجب ہوتا ہی واسطی سی استحاضۂ کثیرہ کی لیکن واسطی ہی
نماز عصر اور عشا کی وضو ہی اور لیکن واسطی سی نماز ظہر اور مغرب اور صبح کی پس واجب ہوتا ہے
وضو ساتہہ غسل کے جاننا کہ استحاضہ پیر کی بیماری کو کہتی ہین بحث چہتی
اوس چیز مین کہ واجب ہی وضو سبب سے اوسکی جان کہ واجب نہین ہی
وضو اپنی ذات کی لئی بلکہ واجب ہے واسطی سی نماز واجب کے اور واسطی
اجزاء اوسی نماز کی کہ بہول گیا تہا اور واسطی نماز احتیاط کی کہ شکیات
ہین رکعتون کے واجب ہوتی ہی اور واسطی سجدۂ سہو کی اور واسطی طواف
واجب کے اور واجب ہوتا ہی نذر اور عہد اور قسم سی بہی اور واسطی
چہونی حرفان قرآن کے اور واسطی چہونی لفظ اللہ تعالی کا اور صفات
خاصہ اللہ تعالی کے جسوقت کہ واجب ہوا ہوی چہونا ایک ان امرون
سی جو مذکور ہوی مقصد دوسرا غسل ہین ہی واجب ہے غسل جنابت سے

اور تین خون سی یعنی حیض اور نفاس اور استحاضہ اوس تینون سی ایک نکل
نا بابت ہین اوس غسل جنابت ہین کئی بحث ہین بحث پہلی سبب جنابت
کی ہی اور وہ دو امر ہی ایک نکلنا منی کا اور جو کچہ کہ حکم مین منی کی ہو
مشتبہ سی جو نکلتی ہی ابتدا کی اگی موضع معتادہ سی اور امر دوسرا اجماع
ہی اگرچہ انزال نہو دی بحث دوسری اون چیزون مین کہ موقوف ہین
غسل جنابت پر اور شرط کی گئی ہین وہ چیزین ساتہ اوس غسل کے اور وہ
کتنی چیزین ہین اول اون چیزون سی طواف واجب ہے اور نماز واجب
ہو یا سنت مگر واسطے نماز میت کی غسل شرط نہین ہی اور ایسا ہی شرط
ہی وہ اجزاین جو بہولی گئی ہین نماز مین اور احتیاط کے رکعتون مین اوس
نماز کے اور سجدہ سہو مین اوس نماز کی دوسرا اون چیزون سی روزہ
ہی یعنی اگر عمداً باقی رہی جنابت پر طلوع فجر تک تو باطل ہوتا ہی روزہ اور
تفصیل اسکی کتاب روزی مین ذکر ہوگی تیسرا چہونا اللہ تعالی کے
نام کو اور انبیا کی نام کو اور ائمہ معصومین کے نام کو اور چہونا قرآن کے حرفون
کو جیسا کہ گذرا چہوتا دیر کرنا مسجدون مین اور مشاہد مشرفہ مین بلکہ

حکم بغیر عادت رکے جای کا حکم عادت رکے جای کا ہی

دخول

داخل ہونا اُسمین کرو واسطی کند جانی کی ایک دروازہ سی مسجد کی دوسری
دروازہ سی اسکی سوای مسجد الحرام اور مسجد مدینہ کے پانچوان پڑہنا تہوڑا
ہی سورہ عزائم کا ہی اور وہ چار ہین سورہ اقرء اور سورہ والنجم اور سورہ
الم تنزیل اور سورہ حم سجدہ اور اگرچہ پڑہنا بسم اللہ کے ٹکڑی کا ہوی
لیکن قصد سی اونہین سورونکی ہوی اور ایسا ہی واجب ہوتا ہی نذر کرنی
سی اون تمام چیزونکی جو آگی ذکر کیا گیا چہٹا داخل ہونا مسجد مین اور او
کہ جو حکم بنا مسجد کے ہی واسطی رکہنی کسی چیز کی اونمین بحث بیتہری او جہات
مین اوس غسل کے ہی اور وہ کتنی چیزان ہی اول نیت ہی دوسرا قائم رکہنا
نیت کا ہی تیسرا دہونا ظاہر جلد کا ہی چوتہا ترتیب ہے سوای غسل ارتما
سی کے اس طور سی کہ اول تمام سر کو دہوی اور گردن کو سر کے سات دہوی
اور چاہی تہوڑا بدن سی بہی دہوی من باب المقدمہ اور بعد آدہی بدن کو
سیدہی طرف کی دہوی اور چاہی تہوڑا بدن بائین طرف کا بہی دہوی من
باب المقدمہ اور بعد آدہی بدن کو بائین طرف کے دہوی اور چاہی تہوڑا
بدن سیدہی طرف کا بہی دہوی من باب المقدمہ اور اقوی وہ ہی کہ عورت

اور ناف داخل ہوتی ہین تضعیف مین پس آدہی کو سیدہی طرف کے سیدہی طرف کے
بدن کے سات دہوی اور آدہی کو بائین طرف کے بائین طرف کے بدن کے سات دہوی
لیکن اولی دہونا تمام اوس عورت کا اور ناف کا ہر دو طرف کے سات ہی اور
اجزای اعضا کی درمیان مین ترتیب نہین ہی اور کفایت کرتا ہی ڈبانا سر کا
پانی مین پہلی بار اور بعد از اسکی ڈبانا سیدہی طرف کو اور بعد از اوسکی ڈبانا بائین
طرف کو وہ جو کچہ کہ ذکر کیا گیا غسل ترتیبی مین تہا لیکن واسطی غسل کے کیفیت
دوسری بہی ہی کہ کفایت کرتی ہی ترتیب سی اور وہ مراد ہی ڈبانا اپنا بدن
کو پانی مین پس چاہیی پانی گہیر لیوی تمام بدن کو اور تمام بدن ڈہپ جاوی پانی
مین اور کفایت کرتا ہی دہونا تمام بدن کا وقت مین گہیر لینی پانیکی تمام
بدن کو اگرچہ دہوی جانا ایک دوسری کی پیچہی ہووی اور اس غسل مین چاہیی
کہ نیت نزدیک گہیر لینی پانی کی تمام بدن پر ہووی اور کفایت کرتا ہی نزدیکی
مین قائم رکہنا قصد نیت کا پانچوان مطلق ہونا پانی غسل کا ہی اور پاک ہونا
اوس پانی کا اور مباح ہونا اوس پانی کا اور مباح ہونا جای غسل اور مباح ہونا
اس جای جو کرتا ہی پانی غسل کا جسمین اور مباح ہونا باسن کہ غسل اوس سی

کرتی ہین اور اپنا غسل اپنی ہات سی کرنا مکلف کا حال اختیار مین اور یہہ کہ مانع
استعمال سی پانیکی نہوی مرض سی اور اوسکی سر کا جیسا کہ وضو مین گذرا اور واجب ہے
پاکی اعضا کی پس اگر نجس ہوی تمام بدن یا تہوڑا بدن سی چاہئی کہ غسل سے آگی دہووے
اوس جای نجس کو بعد از دہونی نجاست کے پانی غسل کا جاری کری اور آیا کفایت
کرتا ہی ایک دہونا واسطی نجاست کی اور غسل کے یا نہین اور اوس کفایت کرنی
مین وجہ ہی قوی خصوص غسل ارتماسی مین کر پانی مین لاکن احوط خلاف اس
قول کا ہی[۲] یعنی اول نجاست کو دہوی بعد اوسکی پانی غسل کا جاری کری اور
جسوقت کہ شک کری دہونی مین سر کی سیدہی طرف دہوتی سو وقت مین یا شک
کری دہونی مین سیدہی طرف کے بائین طرف دہوتی سو وقت مین اوس شک پے
اعتبار نکری[۳] اور موالات واجب نہین ہی غسل مین اور کفایت کرتا ہی غسل جنابت
وضو سی جس چیز کے واسطی کہ شرط کیا گیا ہی وضو اور لیکن غسل مس میت پس
کیفیت غسل مس میت کی ترتیب مین اور ارتماسی مین مانند غسل جنابت کے
ہی اور سبب اوس غسل میت کا چہونا انسان کی میت کا ہی اگرچہ کافر ہوی
بعد ٹہنڈی ہونی تمام بدن کی اور غسلون کے آگی اور ایسا ہی واجب ہے دہونا

[۲] بلکہ اقوی خلاف اس قول کا ہی ۱۲

[۳] احوط بلکہ اقوی اور اشہر اعتبار کرنا ہی جیسا کہ وضو مین گذرا ۱۲

بات کا اگر رطوبت رکھتا ہوی تو نیت ملنی کی مقصد نہیں ہی تیسرا تیمم بابت میں ہی اور
اوس تیمم بابت میں کتنی بحث میں بحث پہلی بیان بابت میں اون امرون کے جو جایز
کرنی والی تیمم کی ہی اچھی وہ امر ان کہ واسطی ان امرون کی جایز ہوتا ہی تیمم
اور جامع تمام اون امرون کا عاجز ہونا برتنی سی پانی کی ہی عقلاً ہو یا شرعاً
ہو اور حاصل ہوتا ہی وہ عاجز ہونا کتنی امرون سی پہلا اون امرون سی
نہ پانا پانی کا ہی اس قدر کہ کفایت کری پاکی کو کیا غسل ہوی اور کیا وضو
ہوی لیکین چاہیی کہ اس طور پر ہوی کہ صدق کری اوس نپانی پانی پر یہہ معنی
جسوقت کہ ایسی جنگل مین ہوی کہ احتمال کری ہونا پانی کا کوئی بھی ایک
طرف مین سی پس شرط ہی جواز مین تیمم کی طلب کرنا پانی کا موافق ایک تیر کے
ٹپّے کے اوس جنگل مین جو صاف نہین ہی اور موافق دو تیر کی ٹپّے کے اوس جنگل
مین جو صاف ہی چہار طرف سی اور تمام اون امرون سی ایک خوف
ہی اگرچہ چورون سی ہوی یا اوسکی سرنکا ہوی اون چیزون سی کہ حاصل
ہوتا ہی اون چیزون سی ڈر اذیت کا جان پر یا عیال پر یا مال جو ضرور
حاجت کا ہوی اور موافق حال اس شخص کے بہت ہوی جسوقت چاہیی پانی

تک پہنچی اور تمام اون امرون سی ڈر اذیت کا ہی کہ مانع برتنی سی پانی
کی ہوی اعتبار سی مرض کے یا آنکھہ کے درد کی یا زخم کی یا اوسکی سر کی چیزون سے
کہ اذیت ہوی ہی اون چیزون سے سبب برتنی پانی کی لیکن چاہیی کہ اوپر طور ایک کی ہوی کہ
ل بجاوی جبیری سی اور وہ جو کچہ کہ حکم مین جبیرکی ہی جیسا کہ گذرا اور تمام ان امرون سے
تنگ ہونا وقت کا ہی رہو تدنی مین پانیکی یا برتنی سی پانیکی اور تمام اون امرون
سی واجب ہونا برتنا اوس پانی کا جو کہ موجود ہی دہونی مین نجاست کی اوس
اسکی سر بکا امرون سی کہ کفایت نہین کرتا ہی سوای پانی کی اون مین
بحث دوسری چیز ایک مین کہ تیمم کیا جاتا ہی اس چیز پر اور وہ چیز صعید
ہی اور مراد اوس صعید سی مطلق روی زمین ہی کیا خاک ہوی اور کیا
سوای اوس خاک کی ہوی مثل ریتی کی اور جو کچہ کہ ملجاوی زمین کے نام مین[2] اور
شرط ہی مباح ہونا جاءی تیمم کی اور پاکی اوس جاہی کی اور جسوقت کہ نہ ملی وہ
صعید کہ تیمم اوس صعید پر صحیح ہی تیمم کری غبار جامی پر اپنی یا گہوڑیکی زین
کی نمدی پر یا ایال پر چہار پایون کے یا سوای اونکے وہ جو کچہ کہ ملا ہوی غبار
زمین پر اور اگر[3] وہ بہی نہ ملی تیمم کری کیچڑ پر لیکن اگر ہوسکی سوکانا اوس کیچڑ کا

[2] ہووی [illegible] مٹی [illegible] خالص [illegible]

[3] بعد اوسکی کہ پہلی بات [illegible] سواری کی [illegible] اوس چیزکی [illegible] کہ غبار نکالی [illegible]

پس واجب ہے سوکانا اوس کچڑ کا اور صحیح نہین ہی تیمم کرنا برف پر پس جس وقت
کہ نہ پاوی مکلف سوای برف کی اور وہ کچہ کہ ذکر کیا گیا اور نہو سکی اوس
برف سی تیمم کو دہونا پس وہ شخص فاقد طہورین ہوگا اور ساقط ہوتا ہی اوس شخص
سی فعل واجب[۲] نہونی سی طہورین کے یعنی پانی اور زمین اور چاہی قضا کری
اوس فعل واجب کو بحث تیسری کیفیت مین تیمم کی ہی اور کیفیت اوس
تیمم کے حال اعتبار مین مارنا اندر کی طرف کو دونو ہاتہی زمین پر ایکبار پس
مسح کرنا اون سی تمام پیشانی اور دونو جبین کو بال کے اوگنی کے جائی سی بہون
تک اور ناک کی اوپچی پہنی تک اور احوط مسح کرنا دونو بہون کا بہی ہی پس
بعد ازاسکی مسح کرنا تمام ہاتہی پیٹ کا ہی پونچہ سی ناخن تک اندر کی طرف سے
بائین ہاتہی پس بعد ازاوسکی مسح کرنا بائین ہات کے پیٹ پر پونچہ سی ناخن
تک باطن سی سیدہی ہات کے ہی اور مسح انگلیونکی بیچمین واجب نہین ہی اور
اگر کسی طرح سی نہو سکی مارنا اندر کے طرف کو اور مسح اوس سی تو بدل ہوتا ہے
فرض طرف ہات کی پیٹ کی پس واجب ہے مارنا پیٹ سی اون ہاتون کے
اور مسح کرنا پیٹ سی اونہین ہاتون کے اور نجس ہونا ہتیلی کا اور کسی طرح سی

[۲] احوط وہ ہی کہ تیمم کری پہلی برف پر بعد ازاوسکی وضو کری اس طور سی کہ مسح کری اعضای وضو کو برف سی اور نماز کری اور بعد ازاوسکی قضا کری

۶ ہونا

نہو سکی دور کرنا نجاست کا اور نہ پہیلنی والی ہوی نجاست عذر نہین ہی اگرچہ
بہرلی ہوی نجاست تمام اندر کی طرف کو ہاتہہ کی بلکہ واجب ہی مارنا اندر کی
طرف کو اور مسح کرنا اوسی سی اگرچہ نجاست مانع بہی ہوی پونچنی سی جلد کی زمین
پر لیکن اوس صورت مین کہ قدرت دور کرنی پر نجاست کی اور پاک کرنی پر
اوسکی نہوی اور ایسا ہی ہی جسوقت کہ وہ نجاست جس چیز کو کہ مسح کرنی ہین
اوس مین ہوی لیکن جسوقت کہ نجاست پہیلنی والی ہوی اور نہو سکی سکانا
پس بدل ہونا فرض کا اس صورت مین پیٹ کے طرف پاؤن کے وجہ رکہتا ہی بحث
چوتہی اس چیز مین کہ واجب ہے تیمم مین اور واجب ہے اوس تیمم مین نیت
اور چاہئی کہ نزدیک ہوی نیت زمین پر ہات مارنی سو وقت مین اور نیت
اس طور سی کری کہ تیمم کرتا ہون مین وضو کی بدلی یا غسل کے بدلی اور واجب
نہین ہے نیت کرنا مباح ہونا نماز کا اگرچہ بہتر ہی اور نیت دور کرنا حدث
کی وجہ نہین رکہتی ہی اور واجب ہے تیمم مین اپنا تیمم آپ کرنا اور درمیان مین
تیمم کی فاصلہ نہونا اور ایک کی پیچہی ایک ہوی جلسیا کہ ذکر ہوا اور شروع
کری اوپر سی نیچہی کو کہینچی اور واجب ہے دور کرنا جو چیز کہ مانع ہوی جسکی مسح کرنی

ہین اور جبیرہ کہ مسح کرتی ہین اور ایسا ہی واجب ہی پاک ہونا ہر دو کا وہ
جو کچھ کہ ذکر کیا گیا حال اختیار مین تہا اور لیکن حال بی اختیاری مین پس کر جاتا ہی
حکم اوس چیز کا جو ہو سکی اور صاحب جبیرہ چاہئی کہ مسح کری جبیری کے اوپر اس
طور سی جیسا کہ وضو مین ذکر ہوا اور تیمم جسوقت کہ بدل وضو سی ہووی کفایت
کرتا ہی اوس تیمم مین ایکبار مارنا ہاتون کو خاک پر واسطی مونہہ کے اور واسطی
ہاتون کے اور لیکن جسوقت کہ بدل غسل سی ہووی ضرور ہی اوس تیمم مین دوبار
مارنا ہاتون کو خاک پر ایک واسطی مونہہ کے دوسرا واسطی ہاتون کے بحث ۲
پانچوین احکام مین تیمم کے ہی ور صحیح نہین ہی تیمم کرنا واسطی فریضی کے آگی داخل
ہونی وقت کی اور بعد از داخل ہونی وقت کی صحیح ہی تیمم اگرچہ وقت مین گنجایش
ہووی کیا امید رکہتا ہووی دور کرنی مین عذر کی آخر وقت تک یا نرکہتا
ہووی ۳ لازم نہین ہی بعد از ہو سکنی وضو کی اعادہ نماز کا کہ کیا ہی اسکو اور
جو شخص کہ تیمم کری واسطی نماز کی وقت مین اوسی نماز کی جایز ہی کہ دوسری
نماز کو اول وقت مین اوس نماز کی اوسی تیمم سی کری پس جو شخص کہ تیمم کیا
واسطی نماز ظہر کی اور عصر کی نماز مغرب کو اول وقت مین اوسی تیمم سی کر

۲ احوط وضو مین بہی دو بار ہے

۳ احوط بلکہ اقوی صورت مین امید دور ہونے عذر کے تاخیر کرنا ہی آخر وقت تک

سکتا ہی

سکتا ہی اور تیمم قائم ہوتا ہی جائی ہین وضو کی اور غسل کے نسبت کرنی ہر اوس
چیز کے کہ وضو اور غسل مطلوب ہے شرع مین واسطی اوس چیز کے مگر وہ وضو جو تیار
بیٹھنی کے لئی واسطی بجا لانی نماز واجب کے اول وقت مین کرتی ہین اور توڑتا
ہی اوس تیمم کو ہر قسم کا حدث کیا اصغر ہوی کیا اکبر یعنی وضو کو توڑنی والی
چیزین ہوین کیا غسل کو واجب کرنیکی چیزان ہوین اور ایسا ہی توڑتا ہی تیمم
قدرت ہو جانی سی برتنی پہ پانیکی اور اگر محدث ہوی حدث اکبر سی یعنی غسل
اوسپر واجب ہوی لیکن سوای غسل جنابت کے واجب ہے کہ دو تیمم کری ایک
بدل غسل کے دوسرا بدل وضو کی اور جسوقت کہ پاوی پانی کو بعد شروع کرنی نماز
کی پس اگر آگی رکوع کی رکعت اول مین ہوی باطل ہوتی ہی نماز بھی اور اگر بعد از
اس رکوع کی ہوی صحیح ہی نماز اور لیکن خاتمہ پس اوس خاتمہ مین کتنی بحثین ہین
بحث پہلی بجاستون مین ہی اور گنتی مین وہ بجاستان دس ہین پہلا اور
دوسرا پیشاب اور فضلہ یعنی پاخانہ اس جانور کا کہ کہانا گوشت اس جانور کا
حرام ہوی اگرچہ حرام ہونا اوس جانور کا عارضی ہوی یعنی آگی نتھا بعد اس
ہوا ہوی مانند جلال کے یعنی اکثر پاخانہ کہانی والا جانور اور موطوء انسان

کے یعنی انسان اوس جانور سی برا فعل کیا ہوی لیکن اس صورتمین کہ واسطی
اوس جانور کے نفس سائلہ ہوی یعنی لہو اسنا رکہتا ہوی جب اوسی کاتی تو بہی
ہتیہرا منی ہی ہر جانور کے جو صاحب نفس سائلہ ہوی کیا حلال گوشت ہوی
وہ جانور کیا حرام گوشت ہوی چوتہا میتہ ہی یعنی مردہ ہر جانور سی کہ صاحب
نفس سائلہ ہوی اور نجاست خاص کئی گئی اوس چیز سی کہ حیات اوس چیز
مین درآی ہوی اور مانند اوسکی ہی جو ٹکڑا کہ جدا ہوتا ہی اوس چیز سی
وقت جیتی رہنی مین جسوقت کہ اوس ٹکڑون سی ہوی کہ حیات جن مین
درائی ہوی اور استثنی یعنی خارج کئی گیا ہوا ہی اوس حکم سی وہ چہوٹی ٹکڑی
کہ جو جدا ہوتی ہین بدن سی انسان کے مانند پوست کے کہ جدا ہوتا ہی ہونٹون
سی اور جو اوسکی سر کا ہی اور ایسا ہی استثنی کئی جاتا ہی اوس سی نافہ جیتی
ہرن کا پانچوان لہو ہی ہر جانور سی کہ صاحب نفس سائلہ ہوی اور جسوقت
کہ لہو شستہ ہوی کہ صاحب نفس سائلہ سی ہی یہین حکم کئی گیا ہوا طہارت
پر ہی اور جو لہو کہ نطفہ نجس اوس سی بدل ہوتا ہی کہ اوسکو علقہ کہتی ہین
نجس ہوتا ہی اگرچہ انڈی مین مرغ کی ہوی چہٹا سا توان کتا اور سور جو ۷

۳ نافہ مشک کا اگر مسلمان سے خریدا جاوی حکم کئی گیا ہوا طہارت پر ہی اور اگر جیتی ہرن سی جدا کرین احوط پرہیز کرنا ہی اوس نافہ سی

خشک

خشکی مین رہتی ہین اور نجس العین مین یعنی کوشت ہڈی چمڑا بال لہو اونہو کا
اور پانی اونہو کی منہہ کا کل نجس ہی آٹھوان جو چیز کہ نشا کرتی ہی کہ بہنی والے
ہوی اصل مین کیا تیار کرین ہون انکور کے پانی سی اور کیا سوا ہی اوس
انکور کے اور لیکن جو چیز کہ نشا کی ہی اور بہنے والی ہوی اصل مین وہ پاک
ہی اگرچہ کہانا اوس کا حرام ہی اور حکم مین اوس نشا کی چیز کی جو بہنی والی ہے
اصل مین عصیر عنبی ہی یعنی انکور کا شیرا جسوقت کہ جوش ہوی آپ سے
آپ یا آگ دہنی سی کیا حاصل ہوی واسطی اوسکی اوبال یا نہو ی اور حرام
ہونا جدا نجاست سی اوسکی نہین ہوتا ہی اور لیکن جسوقت کہ جوش نہ آیا
ہوی پاک ہی اور حرام بہی نہو کا اور لیکن عصیر سوای عنبی کے تمام قسمون
سی پاک ہی نوان فقاع ہے یعنی بوزہ دسوان کافر ہی گیارہوان
او بارہوان پسینا جنب حرام سی اور پسینا اونٹ جلال کا بنا کرتی او
احوط بلکہ اقوی کی بحث دوسری بیان مین کیفیت نجس ہونی ملنی والی
چیزون کے نجاست سی نجس ہوتی ہی ملنی والی چیز نجاست سی جسوقت کہ
ایک بہی اون دونو سی تری رکہتی ہوی کہ اپنی سی دوسری کو اثر کری

اور حکم نجس ہوی سو چیز کا حکم نجس چیز کا ہی اور پتلی چیزون مین اثر کرتی ہی
نجاست تمام اون چیزون مین کہ جو ملی ہوی ہین اوس چیز سی کہ ملا ہوا ہی
نجاست سی مگر جو اجزا کہ اوپر رہتی ہین نسبت کرتی اوس چیز کی جو ملا ہوا ہے
نجاست سی بہنی کی حال مین اور لیکن جامدات پس نجاست خاص ہے ملنی والی
چیز سی اور اثر سوای ملنی والی چیز کے دوسری چیز مین نہین کرتی اور ثابت نہین
ہونا نجس ہونا کسی چیز کا مگر یقین ہی یا خبر دہتی سی ہمیشہ برتنی والی کی یا
گواہی سی دو عادل کے یا ایک عادل کے بنا کرتی اوپر اقوی کے اور ثابت نہین
ہوتا گمان سی یہان تک کہ جای جمع ہونیکی غسالہ حمام کی یعنی بدن دہونی
سو پانی حمام کی اور نہ شک سی نجست بتیری احکام نجاستون کے ہی جانکہ شرط
ہی صحیح ہونی مین نماز کی اور جو تابع ہین اوس نماز کی پاک ہونا ظاہر بدن نماز کرنی
والی کا اور ناخن اور بال اوسی نماز کرنی والی کے اور اسکی سر کی چیزان تابع
بدن کے ہی اور فرق نہین ہی درمیان مین بہت کے اور تہوڑی کی اوس بدن کے
اور ایسا ہی شرط ہی پاک ہونا لباس نماز کرنی والی کا وقت مین نماز
کی کیا وہ لباس ڈہانپنی والا عورت کا ہوی یا نہوی مگر وہ چیزین جو آگی

معلوم ہونگی اور طواف کیا واجب ہوی اور کیا سنت ہوی مانند نماز کے
ہی اون شرطون مین جو ذکر کئی گئین اور فرق نہین ہی شرطون مین طہارت
بدن کے اور کپڑی کی اور اسمین کہ مکلف جانتا ہوی واجب ہونا پاک ہونا
بدن کا اور جامی کا اور باطل ہونا نماز کا سوای اوس پاکی کی بانہ جانتا ہوی
بلکہ جسوقت بہول جاوی دور کرنا نجاست کا اور خبردار ہوی مگر بعد از نماز
کی یا درمیان مین نماز کی نماز اوسکی باطل ہی اور واجب ہے اعادہ کرنا اوس
نماز کا وقت مین اور قضا کرنا اوس نماز کا سوای وقت کی ہان جسوقت
کہ نہ جانتا ہوی نجاست کو اور خبردار ہوی نجاست پر مگر بعد از نماز کے
جانا اور خبردار ہوا نماز اوسکی صحیح ہی اور واجب ہے پاک ہونا وہ چیز
کہ کہاتا ہی اور پیتا ہی اور حرام ہی کہانا نجس چیز کا اور جو چیز کہ نجس ہوے
ہی اور واجب ہے پاک ہونا جای سجدیکی نماز کرنی والی کی نہ جای تمام اعضا کے
مگر اس صورتمین کہ نجاست اثر کرنی والی ہوی کپڑی مین اور بدن مین اور
حرام ہی نجس کرنا مسجد ونکو اور جو کہ حکم مین مسجد ونکے ہی مشاہد مشرفہ سی
اور سوای اون مشاہد مشرفہ کے اون چیزون سی کہ واجب ہے پرہیزگی ہونکے

شرع انور مین اور فرق نہین ہی درمیان مین نجاست اثر کرنی والی کے اور
نہین اثر کرنی والی کی جسوقت نہین اثر کرنی والی سبب ہتک حرمت کا ہوی
مانند رکہنی مری ہوی جانور کی اور پاخانہ سوکہی ہوی کے اور اوسکی سر کی چیزان
مسجد مین ہان جسوقت کہ نجاست اثر نہین کرنی والی ہوی اور سبب ہتک کا
نہی ہنوی قوی ہی حرام ہنو نا رکہنی کا اسکی مسجد مین اور نہین واجب ہے دور کرنا
اوسکا اور جایز نہین ہی نفع لینا جو ذات سی اپنی نجس ہی سو چیزان سی اور
وہ جو کچہ کہ حکم مین اونکی ہی نجس ہوی سو چیز سی کہ قابل پاک کرنیکی نہوی مگر
تیل نجس کہ جایز ہی جلانا چراغ مین بحث چوتہی اوس چیز مین جو عفو ہوی
ہی نجاستون سی نماز مین اور وہ کتنی چیزان ہین پہلا لہو دنبل کا اور زخم
کا ہی پس عفو ہوا ہی اوس خون سی بدن مین اور لباس مین نماز کرنی والی
کی یہان تک کہ اچہی ہو جاتین اور فرق نہین ہی درمیان مین اسکی کہ مشقت
ہوی دور کرنا اوس نجاست کا یا نہوی اور ہو سکی بدل کرنا کپڑیکا یا نہو سکی
بلکہ ظاہر وہ ہی کہ عفو اوس کپڑی سی ثابت ہی جسوقت کہ اثر کری ہوی
اپنی جاتی سی دوسری جاگہی پر لیکن چاہئی کہ جان بوجہکر ایسا نکرین کہ اثر

کری دوسری جانی پر بلکہ دور نہین ہے یہہ کہ تابع ہوی اوسکی تین عضومین پسینا
اوس شخص کا اور اوسکی سیر کی چیزان اور لہو بواسیر کا دنبل کے سرکا ہی دوسرا
لہو کہ بدن یا جامی مین ہوی کہ کم درہم بغلی سی ہوی یعنی ہتیلی مین کا گڑہ یا انگو
کا ناخن احتیاطا اور تین خون سی یعنی حیض اور نفاس اور استحاضہ سی نہوی بلکہ
حرام گوشت کا بہی نہوی ستیسرا حمل کرنا متنجس کا یعنی اپنی نزدیک رکہنا نجس
ہوی سو چیز کو نماز مین اگرچہ ڈہانپنی والی عورت کی ہوی جو تہا نجاست جس
لباس کو لگی ہوی کہ نماز تنہا اوس لباس مین تمام نہوی یعنی وہ نجاست لگی
سو کپڑا تہا ڈہانپنی والا عورت کا نہوی مانند موزہ اور پٹیا بہ کے اور اوسکے
سر کی چیزان ہان جسوقت کی پوست سی مری ہوی کی اور کتی کی اور سور کے
ہوی نماز اوسمین جائز نہین ہی پانچوان پیشاب کپڑہ مین جو پرورش کرتے
ہی بچی کو جسوقت کی رات اور دن مین یکدفعہ اوس کپڑہ کو دہوی اور نزدیک
اوس پرورش کرنی والی کی سوای اوس کپڑہ کی دوسرا کپڑا نہوی بحث
پانچوین پاک کرنی والی چیزون مین ہی اور کیفیت پاکی کی اور وہ جو کچہ کہ
قابل پاکی کے ہی اون پاک کرنی والی چیزون سی پاک ہوتی ہین پہلا

پاک کرنی والون سی پانی ہی اور پانی پاک کرتا ہی نجس ہوئی سو اس چیز کو
کہ ہو سکی گہوسنا پانی کا اوس نجس ہوئی سو چیز مین مگر پانی مضاف کہ وہ پاک
نہین ہوتا ہی مگر وہ کہ اضافت سی نکل جاوی اور پاک ہوتا ہی پانی سی خود بخود پانی
جسوقت کہ نجس ہوا ہوئی لیکن شرط ہی کہ پاک کرنی والا پانی اس طور پر ہووے
کہ قبول نجاست نکری ملنی سی نجاست کی مانند کر کی اور اوسکی سرکیا برخلاف
سوای پانی کے تمام نجاستون سی پس وہ نجاستان پاک ہوتی ہین کر سی
کم پانی سی کر اور کر سی زیادہ پانی سی لیکن بعد از دور ہونی عین نجاست کے
اور اقوی وہ ہی کہ جسوقت پاکی آب کثیر سی ہوئی کیا جاری ہوئی اور کیا
غیر جاری مثل کر کی اور آب چاہ کی لازم نہین ہی نچوڑنا اور نہ گھسنا
اور نہ وارد ہونا پانی کا اوپر نجاست کی اور جسوقت کی پاکی کر سی کم پانی
سی ہوئی واجب ہے اوس پاکی مین دور ہو جانا پانی غسالی کا اوس نجس
ہوئی سو چیز سی تہوڑا بہی اور لازم نہین ہی دور ہونا تمام پانی کا اوس
نجس ہوئی سو چیز سی اور حاصل ہوتا ہی دور ہونا پانی کا نچوڑنی سی بلکہ
زیادہ ڈالنی سی پانیکی یکدفعہ یا دو تین دفعہ اس قدر کہ غسالہ نکل جاوی اور

اور شیخ طوسی ... بکوزہ مین ... مین پانی یعنی ...

احوط واجب ہے گھسنا اور نچوڑنا اگرچہ درمیان مین پانیکی نچوڑین

احوط اور اقوی کفایت نکرنا اس چیزی کا ہی

واجب ہی اوس پاکی مین وارد کرنا پانی کا اوپر نجاست کی اور واجب ہی دو
مرتبہ دہونا نجس ہوی سو چیز مین پیشاب سی سوای بچی کی پیشاب کے مگر پیشاب
نکلنا سو جای کو یکدفعہ دہونا کفایت کرتا ہی جسوقت کے پہیلا نہو وی اپنی جای
سی اور واجب ہے اوس نجاست مین وارد کرنا پانی کو اوپر نجاست کی اور
کفایت کرتا ہی یکدفعہ دہونا پاکی مین جو چیز کی نجس ہوتی ہی سوای پیشاب کے
سوای پاسنون کے اگرچہ دور ہونا عین نجاست کا اوس ایکدفعہ دہونی مین
ہوی جسوقت کے پانی آگی یقین ہونی دہونیکی سات اوس ایکدفعہ کے بدل نگیا ہوی
اور اگر بدل گیا ہوی وہ پانی لازم ہی کہ اوس چیز کو دوسری بار دہوی اور
لیکن پاسنین پس جسوقت کے نجس ہوین کتّی کی منہہ کے پانی سی پس واجب ہے اوس
پاسنون کو تین بار دہوین کہ اول سو کی مٹی سی ملکر گیلی کر کر دہو ڈالین اور
کفایت کرتا ہی ڈالنا پانی کا پاکی مین پیشاب سے بچی کے کہ کہانا نہ کہاتا ہوی
لیکن کفایت کرنا پاکی مین پیشاب سے بچی کی جب تک کے دود پلانا شرع انوین مین
جاینہ ہی اور جسوقت کے کپڑیکو رنگ گئی ہوین نجاست سی یا نجس ہوی سو
چیز سی پاکی اوس کپڑیکی حاصل ہوتی ہی دور ہو جانی سی وہ جو کچہ کہ اوپر اوس

کپڑے کی نجاست سے ہی اور دہونا اوس کپڑے کا کیا کر سے کم پانی سے ہوے اور کیا
زیادہ پانی سے ہووے ہاں واجب ہے یقین ہونا خالص پانی کے صاف ہو جانے پر
دہونا حاصل ہونے کی اور کیفیت پاکی باسنون کے کیا چہوتے ہوبن کیا بڑے ہوین
زیادہ پانی سے ظاہری اور لیکن کیفیت پاکی ان باسنون کی تہوڑی پانی سی پس
اسطور پر کرین کہ ڈالین پانی کو باسن مین اور پہراوے اسطور سے کہ جاری
ہووے تمام باسن پر ایسا جاری ہونا کہ اوس سے دہوی جانا ثابت ہووے
بعد ازاں اوسکی پانی کو نیچے ڈال دیوے اور لیکن جو باسنے کہ بری ہین اور جو
اور جو اسکی سر کے ہین کہ پہیرنا پانی کو اوس طور پر جو ذکر کیا گیا آگے دہونا
لازم نہین ہی بلکہ کفایت کرتا ہی جاری کرنا پانی کو اوپر تمام اجزا پر
اونکی اور بعد از جاری کرنے کی باہر نکالی دہوئی ہوی پانی کو کہ جمع ہوا ہے
درمیان مین اونکی دوسرا پاک کرنے والی چیزون سی زمین ہے اور
زمین پاک کرتی ہی زیادہ جائی سی استنجے کے جو چیز کہ لگی رہتی ہی اوس
سی پاون سی اور جو چیز کہ حفاظت کرتی ہی پاونکو مانند جوتی اور موزے
اور اسکی سر کی راہ چلنی سی اوپر زمین کے پاک ہونی سی اونکی زمین پر یہان تک کے

اور شرط ہی
رنگ کی ہوی
کپڑے مین نجس یعنی
سی کہ دہوناہو
پانی بدلا ہوا ہو
نہ اوسی پر خلاف
اس کپڑے کو جو
رنگین ہی نجس چیز سے
ہوی ہو

احوط وہ ہے
ہین پاک ہی
کرین مطلقاً
یعنی آب کثیر
ہوی پا قلیل

ہی
احوط ہی
اور وہ
ہین کہ پاک ہوتی
ہین پانی سے
ہین سی
پاک ہو

چلین

عین نجاست دور ہو جاوی اور اوتی وہ ہی کہ شرط ہی پاک ہونا زمین کا اور خشک
ہونا اوس زمین کا اس صورت سی کہ رطوبت زمین کے اثر کرنیوالی یا ہو نمین تھوڑی
پس خوف نہین ہی رطوبت کہ ایسی نہوی تیسرا اون پاک کرنی والون
سی آفتاب ہے اور وہ آفتاب پاک کرتا ہی زمین کو اور جو چیز اوٹھائی نہین
جاتی زمین سی مانند کہرونکی اور وہ جو کچہ کہ بڑی گئی ہوی ہین اوس گہر مین
اور اوسکی سر کی بعد از دور ہونی عین نجاست کی اون چیزون سی پڑنی سی
دہوپ کے اوپر اون چیزونکی یہان تک کہ سکاوی دہوپ نے اون چیزونکو
ایسا سکانا کہ نسبت اوس سکانیکی دہوپکی سات ہوی چوتہا بدل جانا نجس کا
یا نجس ہوی سو چیز کا ہی دوسری جسم کے سات کہ وہ جسم حکم کئی گیا پاکی پر ہوی
پانچوان کم ہو جانا دو تیسری حصی کا ہی آگ سی عصیر مین چہتا نقل کرنا ہی
یعنی ایک مین سی دوسری مین جانا اس صورت سی کہ نقل کئی گیا ہوا
نسبت دیا جاوی اوس چیز سی کہ نقل ظرف اس چیز کی ہوا مانند نقل کرنے
لہو جانور کا کہ جو نفس سائلہ رکہتا ہو ہی اوس جانور مین جو نفس سائلہ نہ رکہتا
ہوی ساتوان پاک کرنی والون سی اسلام ہی اور وہ اسلام پاک

ہو جاوی یا اوس کا
اسکو تشکیک کرین
ہو

کر لیتی ہی تمام قسم کے کافرون کو مگر مرتد فطری یعنی جسکی مان اور باپ مسلمان
ہوی اور وہ کافر ہو جاوی بعد اسلام کے اور مرتد ہوی تو ان تنجیست ہے
پس جسوقت کہ اسلام لاوی کافر پاک ہوتا ہی اور اس کافر کے ساتھ بچہ اوس
کافر کا اور پاک ہوتا ہی اطراف باولی کی مطلقا اور جو شخص کے پانیکو پہنچتا ہے
سوای اوسکی تنجیست سی باولی کی مطلقا یعنی سب چہ ہین اور ایسا ہی جو
شخص کے مشغول کم کرنی ہین دو تیسری حصی عصیر کے ہوتا ہی بلکہ کپڑی اوس
شخص کے بہی پاک ہوتی ہین تنجیست سے اوس تیسری حصی عصیر کے اور ایسا ہی
سوای اہونکی وہ جو کچہ کہ سیرت مستقر ہی طہارت پر ان چیزونکی
تنجیست سے یعنی زمان پیغمبر اور ائمہ علیہ و علیہم السلام کے زمانے سی
آج تک پاک سمجہتی ہوی مسلمانان تنجیست سے تو ان دور ہونا عین
نجاست کا سوای انسان کے تمام جانورون سی اور ایسا ہی ہی دور
ہونا عین نجاست کا جو جاہین کہ چہپے رہتے ہین بدن سے انسان کے مانند
ناک کے او مونہہ کے اندر کے جای اور سوای اوسکی دسوان غایب ہونا ہے
یعنی چہپ جانا اور وہ غایب ہونا پاک کرنے والون سے ہی بدن کو

۲ اور طرح اوس صورت مین احتمال نجاست ہوی طہارت مین ہی نہیں ہی

انسان

انسان کے اور کپڑی کو اور فرش کو اور باسنون کو اوس انسان کے اور
سوای اُنہو کی وہ جو کچہ تابع انسان کے ہی جسوقت کہ جانتا ہوی وہ انسان
نی نجاست کو اون چیزون کے اور احتمال رکہتا ہوی پاک کرنی کو بلکہ کفایت
کرتا ہے احتمال کرنا پاکی کا اگرچہ نہ جانتا ہوی نجاست کو گیارواں
استبرا کرنا جانور حلال گوشت کا کہ حلال ہوا ہوی ایسی چیز ایک سی
کہ اوس جانور کو نام سی حلال ہونیکی باہر کردیوی پس وہ استبرا پاک کرتا ہے
پیشاب اور پاخانہ اوس جانور کا نجس جہتی حرام ہی برتنا باسنون
کا سونی کے اور روپی کے کہانی مین اور پینی مین اور پاکی مین حدث سی
اور جنبش سی اور حرام ہی نگاہ رکہنا اون باسنون کو واسطی متاع کے
اگرچہ نہ برتین اون باسنون کو اور مراد اون باسنون سی یہہ ہی کہ لوگ
اُنہو کو باسن کہین اور اقوی نہین لازم ہی دور کرنا اوس باسن کو جو اوپر
اوس باسنکی سوہنا یا روپا مڑا ہوی تمام پر یا بہوت پر اس صورت سی
کہ اگر جدا کرین اسکو البتہ باسن باسن پنی سی بگر نہ جاوی اپنی صورت
پر باقی رہی لیکن اس صورت مین کہ بلجاوی اور ایک ہو جاوی اوس

باسن سی کتاب نماز کی اور اس کتاب مین کئی مقصد هین مقصد پهلا
مقدمات مین نماز کی هی اور وه مقدمی چهی هین مقدمه پهلا بیان مین فرض
نمازونکی گنتی مین هی اور بیان مین اونکی وقتونکی اور بهوڑی سی احکام او
اور اوس مقدمی مین کئی بحث هین بحث پهلی جانکی نماز دو قسم پر هی واجب
اور سنت لیکن نماز واجب پس اوس زمانی مین پانچ هین اول نماز یومیه
یعنی جو روز پانچوقت پڑهتی هین اور اوسی یومیه سی نماز جمعه هی دوسری
نماز آیات یعنی سورج گران اور چاند گران اور اوسکی سوا کئی تیسری نماز
طواف واجب چوتهی جو نماز واجب هوی هووی واسطی سی نذر کی
یا اجاری سی یا سوای اوسکی پانچوین نماز پڑها میت پر هی لیکن نماز یومیه
جو روز پڑهتی هین پانچ هین نماز صبح کی اور وه نماز دو رکعت پڑهنا هی اور
مغرب کی وه نماز تین رکعت پڑهنا هی اور ظهر اور عصر اور عشا که هر یک کو
ان نمازون سی چار رکعت پڑهنا هی حضر مین یعنی اپنی مکان مین حاضر رهی
سو وقت یا سفر مین دس روز اقامه کری سو وقت خوف جان کا نهین
سو وقت مین اور سفر مین اور وقت جان کی خوف مین دو رکعت پڑهنا هی ان چار رکعتی

[illegible]

نمازو بهتین

نماز و نمین سی جیسیا که کوئی ایک دو رکعت نماز جمعه کو بجا لای یا کفایت کری
ہی وہ نماز جمعه کی نماز ظہر سی بحث دوسری وقتو نمین فرضان نماز کو ہمیشه
کے ہی داخل ہوتا ہی وقت نماز ظہر کا ڈہل جانی سی آفتاب کے سر سی یعنی دوپہر
ڈہلی بعد پس جسو وقت کی که گذرا وقت موافق ادا کرنی نماز ظہر کی ڈہلنی سی
آفتاب کے شریک ہوتی ہی نماز ظہر کے سات نماز عصر ہی وقت مین یہان تک
که باقی رہی غروب مین موافق ادا کرنی نماز عصر کے پس وہ وقت خاص نماز عصر کا
ہی پس موافق ادا کرنی نماز ظہر اول وقت مین خاص ہے نماز ظہر کا اور موافق
ادا کرنی نماز عصر آخر وقت مین خاص ہے نماز عصر کا اور درمیان مین ان
دو وقتونکی ملا ہوا ہی وقت نماز ظہر کا اور نماز عصر کا اور غروب ہونی ہی
آفتاب کے داخل ہوتا ہی وقت نماز مغرب کا پس جسو وقت که گذرا وقت
موافق نماز مغرب کے شریک ہوتی ہی نماز عشا ہی نماز مغرب کے سات وقت
مین یہان تک که باقی رہی آدہی رات مین موافق چار رکعت کے اور
وہ وقت خاص نماز عشا کا ہی اور یہہ بات واسطی مختار کے ہی اور لیکن
بی اختیار کینا بی اختیاری سلب سی سونیکی ہوی اور کیا اعتبار سی ہو لینے

کی ہوی اور کیا اعتبار سی حیض کے یعنی عورت حائض تھی اور بعد از
گذرنی وقت اختیار کی پاک ہوی اور کیا اعتبار سی سوای ان صورتونکی
صورتون سی بی اختیار کی پس ظاہر وہ ہی کہ وقت اون بی اختیار لوگون
کا باقی ہی طلوع فجر تک اور آخر وقت سی بی اختیار کے موافق چہار رکعت کے
حاصل ہوسکے نماز عشا کا ہی اور داخل ہوتا ہی وقت نماز صبح کا نکلنی سی فجر صادق
کی یعنی جو سفیدی کہ چوڑائی مین مشرق کی کنارے سی نکلتی ہی اور دراز ہی وقت
اوس نماز صبح کا آفتاب نکلنی تک بحث تیسری حکمو نمین ہی جو وقت کہ
حاصل ہوی واسطی مکلف کے کوئی ہی عذر کہ مانع ہوی تکلیف سی نماز کے مانند
دیوانگی کے اور حیض کے اور بیہوشی کے اور حال وہ کہ گذرا ہوی وقت سی
موافق بجالانی تمام شرطونکی اور تمام نماز مختار کے اور واسطے اوس
مختار کے موافق حال اوس مختار کے اس وقت مین حاضر رہنی سی اور مسافر
رہنی سی اور سوای اونکی اور نماز کو بجا نہ لی آیا ہوی واجب ہے اوپر اوس
شخص کے قضا اوس نماز کے اور اگر ایسا نہوی قضا واجب نہ چاہیے ہوی
اور جو وقت کہ عذر دور ہوی اور پاوی وقت کو موافق ایک رکعت کے

نمازسی اسطورسی جو ذکر کئی گیا واجب ہے بجا لی آنا نماز کو اور ادا چاہئی
ہووی قضا نہین ہی اور اگر نہ پاوی وقت کو موافق یکرکعت کی بہی واجب
پنچاہئی ہووی اور سوای صاحبان عذر کی جسوقت کہ چاہین داخل نماز مین
ہوین چاہئی یقین رکہتا ہووی کہ وقت داخل ہوا اور کفایت نہین کرتا ہی
گمان کوئی ہی صورت سے حاصل ہووی جسوقت کہ ہوا مین ابر ہووی یا وہ کہ
عذر رکہتا ہووی مانند اندہی پنے کے یا قید سے اور اسکی سرپر[۲] کا کفایت
کرتا ہی گمان مقدمہ دوسرا قبلی مین ہی اور اوس مقدمی مین کتنی
بحث ہین بحث پہلی حقیقت مین قبلی کے ہی اور کیفیت مین منہہ قبلی
کے طرف کرنے مین لیکن قبلہ مراد اوس جای سی ہی کہ واقع ہی اوس
جای مین خانہ کعبہ بزرگ زیادہ کری اللہ تعالی نی خانہ کعبہ کے تئین اسیا
اللہ تعالی کہ غالب ہی اور بزرگ ہی کہ کہنچا ہوا ہی انتہای زمین سی
یعنی زمین کی نیچی سی آسمان تک واسطی تمام لوگونکی کیا نزدیک ہووی
اور کیا دور ہووی لیکن کیفیت منہہ قبلی کے طرف کرنے مین پس مدار اسکا
اسپر ہی کہ یقین کری نماز کرنی والی نی کہ منہہ قبلی کے طرف کرکہڑا

[۲] اور اسمین یعنی تاریکی ہووی دوسری یعنی بینائی مین عذر ہے واجب ہی تاخیر منہ

ہوا ہوں بحث دوسری بیان مین اون چیزونکی کہ مونہہ قبلی کی طرف کیا
جاتا ہی واجب ہے مونہہ قبلی کی طرف کرنا ہو سکنی پر نماز مین جو روز پڑہی
مین اور جو تابع اوس نماز کے ہین اور سجدہ سہو یعنی کوئی بہی چیز جو نماز مین
بہول جاتی ہے اور واسطی اوس چیز کے سجدہ واجب ہوتا ہی تابع بہی
نماز کی ہی اور ایسا ہی ہی نمازون مین واجبی کے سوای روز پڑہنیکی
نمازونکی یہان تک سکے نماز میت مین اور سوای اونہونکی یعنی جو جانور کہ
ذبح کرتی ہین اور جان کندن کے وقت مین آدمی کے مقدمہ تیسرا بیان
مین ڈہانکنی کی اور ڈہانکنی کے چیزونکی ہی اور اوس مقدمہ مین کتنی
بحث ہین بحث پہلی واجب ہی وقت اختیار مین نام کو ڈہانکنا
ظاہر عورت کو نماز واجبی مین اور جو تابع ہین اوس نماز کے اور نماز
نافلہ مین بہی اگرچہ اوس جائی مین دیکہنی والا نہو یا اندہیری
جائی مین ہو تو بہی ڈہانکنا واجب ہے اور نماز میت[۲] مین واجب نہین
ہی ڈہانکنا اور احوط واجب ڈہانپنا ہی حجم عورت کو بہی اور
عورت مرد کی پیشاب اور پاخانی کی جائی ہی اور عورت زن کے

[۲] احوط لازم ہے ڈہانکنا نماز میت مین

نماز مین

نمازمین تمام بدن اوسکا ہی یہان تک کہ سراور بال بہی مگر منہہ اور ہاتہین پہونچی

تک اور پاؤن پنڈلی تک جو ڈہانپنی کا ظاہر اونہوکا اور باطن اونہوکا بحث دوسری

ڈہانپنی والی چیزمین ہی اور واجب ہی اوس ڈہانپنی مین کتنی امر پہلا پاک

ہونا اوس چیزکا کہ جس سی ڈہانپتی ہین بلکہ شرط ہی پاک ہونا تمام لباس

نماز کرنی والی کا مگر جو چیز کہ نماز تنہا اوس اوس چیز مین نکرسکی دوسرا

مباح ہونا اوس ڈہانپنی والی چیزکا بلکہ شرط ہی مباح ہونا تمام لباس نماز

کرنی والی کا تیسرا وہ کہ ڈہانپتی والی چیز بلکہ مطلق لباس نماز کرنی والی کا جسوقت

کہ پوست سی حیوانکی ہوی کہ واسطی اوس جانورکی نفس سائلہ ہی یا وہ کہ اون

چیزون مین سے ہوی کہ حیوانہ اون جزؤن مین حلول کری ہوی ہوی

چاہئی کہ وہ جانور حلال گوشت ہوی اور وہ جانور ذبح بہی ہوا ہو چوتہا

وہ کہ چاہئی نہوی ڈہانپنی والی چیز عورتکی واسطی مردونکی بلکہ مطلق

لباس سہی کا اگرچہ زیور بہی ہوی مانند انگوٹہی اور اسکی سرکی چیزان

وقت مین نمازکی اور سوای نمازکی بلکہ احوط اور اقوی لازم ہی پرہیز کرنا

لباس سی کہ پود اوس لباس کا یعنی تانا یا بانا سہنی سی ہوی بلکہ لباس

۲ احوط یہی ہی کہ دونو عورت اور مرد کی اور اسکی بدن ڈہانکنا جسم کا غیر ڈہانپنی افضل چاہئی ہوی اگرچہ لازم نہین ہی

۳ احوط بلکہ اقوی لازم ہی پرہیز غیر ماکول اللحم بعض اگرچہ ... بعض بعد ... افضل ... وہ چیز ... حیات اوسمین حلول کری ہو ...

ایک کہ سنہری ہوی یا وہ کہ ملا ہوا ہووی سنہی سن ہان عیب نہین ہی
وہ جو کچہ کہ حمل کی گیا ہوا ہوی سنہی سی کیا بتانا گیا ہوی اور کیا بتا آنگیا ہوی
کہ عیب نہین ہی نماز مین چیز ایک ہین کہ برتنا سنہی کا اوس چیز مین
جایز ہی مانند تروار کے اور خنجر کے اور سوای انہونکی پانچوان وہ کہ جاہئی
نہوی ڈہانپنی والی چیز بلکہ مطلق لباس مگر وہ چیز کہ نماز تنہا اوس چیز مین
تمام نہوی خالص ریشمین کپڑا واسطی مردونکی بلکہ جایز نہین ہی واسطی
مردونکی پہنا اوس ریشمی کپڑیکا سوای نماز کی مقدمہ چوتہا جای مین نماز
کرنی والی کی ہی اور اوس مقدمہ مین کتنی بحث ہین بحث پہلی جایز
نماز کرنا ہر جای مین مگر جای ایک کہ غصبی ہوی واسطی وس شخص کے
کہ جو یقین رکہتا ہوی کہ یہہ جای غصبی ہی اور وہ شخص صاحب اختیار ہی
ہوی بحث دوسری اقوی وہ ہی کہ صحیح ہی نماز ہر ایک کے مردسی
اور زن سی جسوقت کہ نماز کرین برابر کہڑی رہکر اور ایسا ہی آگی رہی
زن نی مردسی اگرچہ نہوا ہوی درمیان مین اون دونوکی کوئی ایک چیز
حایل اور نہ فاصلہ درمیان مین اون دوکی وس بات کا بحث تیسری

۲ احوط بلکہ اقوی ... چیز ایک مین تمام نہوی ... اوس چیز مین ...

۳ احوط پرہیز کرنا ہی برابر ہونی سی اور آگی رہنی سی عورت کو نماز ...

جای

جای مین پیشانی نماز کرنی والی کے ہی واجب ہے اوس جای مین پیشانی
کی پاکی اور سوای اوس جای کی تمام جای سی نماز کرنی والی کے واجب نہین
ہی مگر ایسی نجاست ہوی کہ اثر کری لباس کو یا بدن کو نماز کرنی والی کی چیز
ایک سی کہ معفو نہین ہی اور واجب ہے جای مین پیشانی کی وقت اختیار کی
مین یہہ کہ زمین ہوی یا جو چیز کہ زمین سی اوگتی ہی سوای کہانی اور پہنی
کے چیزون کی یا یہہ کہ کاغذ ہوی اور صحیح نہین ہی سجدہ کرنا سوای انہو نکی
بحث چوتھی واجب ہی جانی مین نماز واجبکی یہہ کہ قرار رکہتا ہوی
پس جسوقت کہ نماز کری حال اختیار مین کشتی مین یا اوپر جانور کے
یا سوای انکی اون چیزون سی کہ قرار نہ رکہتا ہوی باطل چاہئی ہوی
نماز اوس شخص کے جسوقت کی فوت ہوی استقرار واجب لیکن جسوقت
کہ فوت ہوی استقرار واجب بلکہ صدق کری کہ نماز کرنی والا اطمینان
اور استقرار رکہتا ہی صحیح چاہئی ہوی نماز اوس شخص کے مقدمہ پانچوان
اذان اور اقامت مین ہی کہ چاہئی کہا جاوی اور ترجمہ کرنی والا
واسطی اختصار کے حذف کیا اور ایسا ہی چہٹی مقدمہ کے تئین کہ سنت

۲ بلکہ اون چیزون کا سجدہ کرنا ہی جیسا کہ بعض علما فرماتی ہی

۳ [illegible] احتیاطاً کرنا ہی [illegible] ہوی ہے

جنہین مین نماز کی ہی جو کوئی کہ چاہی اسکو رجوع کرین بڑی رسالہ سی
کہ فارسی سی ترجمہ کئی گیا ہی مقدمہ دوسرا افعال مین نماز کی ہی لیکن
افعال واجب نماز کی پس اصلین اوس نماز کی نیت کے سات گیارہین
پہلا نیت دوسرا تکبیرۃ الاحرام تیسرا قیام یعنی کہڑی رہنا چوتہا
رکوع پانچوان سجود چہٹا قرائت یعنی پڑہنا حمد اور سورہ کا ساتوان
ذکر یعنی سجدہ کا اور رکوع کا آٹہوان تشہد نوان تسلیم دسوان
ترتیب گیارہوان موالات اور لیکن ہوی اور نہوض یعنی جہکنا
اور اتہنا پس وہ اصلون سی نہین ہے بلکہ مقدمہ ہین واسطی افعال کے
بعد از اون افعال کے جو بعد انکی واقع ہوتی ہین اور پانچ افعال پہلی افعال
مذکور سی رکنون سی نماز کی ہین لیکن تکبیرۃ الاحرام اور قیام اور رکوع
اور سجود جزو رکنی ہی کہ باطل ہوتی ہی نماز کیا زیادہ ہوی رکن کیا کم
عمداً کیا سہواً یعنی جان بوجہکر ہو یا بہولی سی ہو اور نیت شرایط رکنیہ
سی ہی کہ کم کرنی سی اوس نیت کے باطل ہوتی ہی نماز عمداً ہو یا سہواً ہو
نہ زیادہ کرنی سی اوس نیت کی اور لیکن جہی فعل دوسری پس باطل ہوتے

ہی نماز زیادہ کرنی سی اور کم کرنی سی عمداً لیکن سہواً باطل نہین
ہوتی ہی نماز اور یہہ مقصد ملا ہوا ہی اوپر دس فصل کے فصل پہلی نیت
مین ہی اور نیت قصد کرنا ہی فعل کے بجا لانی کا اللہ کا حکم ماننی کے
لئی اور واجب ہی نیت مین خالص کرنا اور معین کرنا اوس فعل کا
کہ جسکو بجا لاتی ہین جسوقت کہ مکلف بہہ متعدد ہوی یعنی جسوقت کہ عبادت
متعدد ہوی اور واجب نہین ہی قصد وجوب کا فعل واجب مین اور نہ
قصد سنت کا فعل سنت مین اور نہ قصد ادا کا اور نہ قصد قضا کا اور نہ قصد
قصر کا اور نہ قصد اتمام کا یہانتک کہ اون جاہون مین کہ اختیار دیا
گیا ہی درمیان مین قصر کے اور اتمام کے مگر یہہ کہ معین کرنا فعل کا موقوف
ہوی قصد پر بعضی امور کے جو مذکور ہوی جیسا کہ تفصیل انہونکی رسالہ
کبیر مین بیان ہوی ہی اور جسوقت کہ ریا کری یعنی جو فعل کہ کرتا ہی
سنت ہو یا واجب ہو لوگون کو دکہانی کے لئی جو اوس سی نفع ہوی
کسی سبب سے چیز مین چیزون سی نماز واجب کی یا سنت کی نماز باطل ہوتی
ہی فصل دوسری تکبیرۃ الاحرام مین اور وہ رکن نماز ہی کہ باطل ہوتی

ہین نماز [illegible] ترک کرنی سے اور کم کرنی سے اوسکی عمداً یا سہواً اور سواے
تکبیرۃ الاحرام کے وہ ہی کہ کہی اللہ اکبر اور واجب ہی قیام تمام یعنی سیدہا
کہڑی رہنا تکبیرۃ الاحرام مین پس جسوقت کہ ترک کری قیام کو عمداً
یا سہواً ہوا او تکبیر کوبہی سوای قیام کی باطل جاہنے ہوی نماز اور واجب
ہی کہ تکبیرۃ الاحرام نزدیک نیت سی ہوی فصل نہو بیری قیام مین ہے
جاننا کہ قیام رکن ہے دو جائی مین ایک تکبیرۃ الاحرام مین جیسا کہ گذرا
اور دوسرا قیام متصل برکوع اور قیام متصل برکوع اوسی کہتی ہین کہ جس
جس سے نکلتے ہے رکوع مین اور داخل ہوجای اور رکوع اوس سے واقع
ہوتا ہی پس جو کوئی خلل کری قیام مین اس دو جائی مین عمداً ہو یا سہواً
ہو نماز اوسکی باطل جاہنی ہوی اور قیام واجب غیر رکنی ہے وقت مین
پڑہنے حمد اور سورہ کے اور بعد از رکوع کے باطل ہوتی ہے نماز خلل کرنے
سے اوس قیام واجب مین عمداً لیکن سہو سی باطل نہین پس قیام واجب
ہی چہار جائی مین حال مین تکبیرۃ الاحرام کے اور متصل رکوع اور وقت
مین پڑہنے کے حمد اور سورہ کے اور بعد از رکوع کے اونہ پہلی دو جائی

ہین رکن ہی اور دوسرے ... وہ چاہی ہین غیر رکن ہی اور واجب ہی
قیام مین کہڑی رہنا دونا ... پس کفایت نہین کرتا ہی کہڑی رہنا
ایک پاؤن پر لیکن جسوقت کہ محال ہوی کہڑی رہنا تمام احوال مین
نماز کی یا بعض احوال مین اوس نماز کے سبب مطلقا یہان تک کہ وہ
قیام کہ صورت رکوع ہوی چاہی بیٹہہ کر نماز کری اور جسوقت کہ
محال ہوی بیٹہنا تو نماز کری سیدہے پہلو پر مانند لیٹنی میت کے حال
دفن مین اور جسوقت کہ محال ہوی وہ بہی لیٹی بائین پہلو پر اور نماز
کری اور چاہی کہ مہنہ اوس نماز کرنی والی کا قبلی کے طرف رہی
اور جسوقت کہ محال ہوی وہ بہی نماز کری چت لیٹ کر مانند لیٹنی محتضر
کی یعنی جان نکلنی سو وقت مین جیسا کہ لٹاتی ہین پس چاہی کہ دونون تلوون
کا مہنہ قبلی کے طرف ہوی اور ان تینوا احوال مین جسوقت کہ قادر ہوی
رکوع پر اور سجود پر چاہی بجا لی آوی اور جسوقت کہ نہو سکی اشارہ
کری سر سی واسطی رکوع کے اور سجود کے اور اگر اشارہ سر سی ہی
ہی نہو سکی اوس وقت مین اشارہ کری دونوا آنکہون سے واسطی

سیدہے پہلو پر ... اگر یہہ بہی نہو سکی
... بائین پہلو پر ... سجدہ کی ... اشارہ کری

رکوع کے اور سجود کے اور اشارہ سجود کا بستر ہووی رکوع کے اشارے
سی فصل جو تھی قراۃ مین ہی واجب ہے رکعت پہلی مین اور دوسری
مین ہر واجب نماز سی قراءت فاتحۃ الکتاب کے یعنی الحمد کا پڑہنا ایک
مرتبہ اور ایک سورہ تمام پڑہنا بعد از حمد کی اور واجب ہی ترتیب
درمیان مین حمد اور سورہ کے اس طور سی کہ سورہ بعد از حمد کی پڑہا
جاوی پس جسوقت کہ آگی پڑہی سورہ کو عمدا نماز باطل ہوتی ہی اور
واجب ہے مردون پر جہر کرنا یعنی پکار کر پڑہنا قراءت کو نماز صبح
مین اور پہلی دو رکعت نماز مغرب سی اور عشا سی اور ایسا ہی واجب
ہی اخفات کرنا یعنی آہستہ پڑہنا اوپر مردونکی قراءت کو سوائے
بسم اللہ کی نماز ظہر اور عصر مین سوای نماز جمعہ کے لیکن روز جمعہ مین
سنت ہی پکار کر پڑہنا قراءت مین نماز جمعہ اور نماز ظہر مین
جمعہ کے روز پس اگر کوئی ایک عمدا جائی مین جہر کے اخفات کری
یعنی پکار کر پڑہنے کے جائی آہستہ پڑہی یا آہستہ پڑہنی کی جائی
کو پکار کر پڑہی نماز اوسکی باطل ہوتی ہی اور واجب ہے پڑہنا

۱۳

احوط آہستہ پڑہنا ہی ظہر وعصر مین روز جمعہ کے بہی

بشرطیکہ وہ مسئلہ جہر اور اخفات کو جانتا ہووی

صحیح طور پر اور نماز کرنی والا دو رکعت اخیر مین چہار رکعتی سی اور ایک
رکعت اخیر مین یعنی سی نماز واجب کے اختیار رہتا ہے پڑہنی مین
حمد کے اور تسبیحات اربع کی اور تسبیحات اربع یہہ ہین سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور کفایت کرتا ہی بجا لانی مین
اوس تسبیحات اربع کی ایک مرتبہ اور لازم ہی آہستہ پڑہنا تسبیحات
اربعہ کو یہانتک کہ بسم اللہ مین بہی بنا کرنی اور پر احوط کے قرآن
مین دو رکعت آخر مین عشا کی اور ایک رکعت آخر مین مغرب کے فصل پنجم
رکوع مین ہی واجب ہی ہر رکعت مین فرایض سی یومیہ کے ایک
رکوع اور وہ رکوع رکن نماز ہی کہ باطل ہوتی ہی نماز زیادہ کرنی سی
اور کم کرنی سی اوس رکن کے عمدا ہو یا سہوا ہو لیکن سوای نماز جماعت
کی اور حکم اوس نماز جماعت کا آگی ذکر ہوگا اور واجب ہے رکوع مین انحنا
متعارف یعنی جہکنا اکثر لوگونکی موافق اس طور پر کہ ہات کہٹنون تک
پہنچی اور واجب رکوع مین کوئی بہی ذکر ہی کیا تسبیح ہوی اور کیا
تہلیل ہوی اور کیا تکبیر ہوی اور اقوی وہ ہی کہ کوئی بہی ذکر کو تین

[illegible] کہنا ہی [illegible]

یعنی [illegible] اور ایک تسبیح کبریٰ کی تسبیح لمبا یعنی سبحان ربی
العظیم وبحمدہ اور واجب ہے رکوع مین طمانینہ یعنی آرام سی کہڑی رہنا
پس اگر چہوڑ دیوی طمانینہ نام کو بہی تو کر واجب مین تو باطل ہی
نماز اوس شخص کے اور ترک کری اس طمانینہ کو سہو سی باطل نہین
ہی نماز اوسکی فصل پہلی سجدون مین ہی اور اس فصل مین آٹہ بحث
ہین بحث پہلی واجب ہی ہر رکعت مین دو سجدہ اور دو سجدہ
ملکر رکن ہی کہ باطل ہوتی ہی نماز زیادہ کرنی سی دونو سجدہ کے ایک
رکعت مین اور کم کرنی سی دونو سجدہ کے ایک رکعت مین اگرچہ
زیادتی اور کمی سہو سی بہی ہوسی اور باطل نہین ہوتی ہے نماز زیادہ
کرنی سی ایک سجدہ کے یا کم کرنی سی ایک سجدہ کے سہو سی اور واجب
ہی سجدہ مین جہکنا اور رکہنا پیشانی اس طور پر کہ نام سجدہ کا عمل
مین آوی اور واجب ہے سجدہ مین کئی امرین ہی پہلا سجدہ چہی اعضا
یعنی دونو ہتہیلین اور دونو گہٹنین اور سر دونو پاؤن کے

انگوٹہون کے پیر ... ہی پیشانی کے ساتہ ... ہو ... اور ... ہی سجدہ مین سجدہ کرنا اونہین اعضا پر ... سانون اعضا مین نام کو لکی کہنا بہی کفایت کرتا ہی اور واجب ہے رکہنا پیشانی کا ... زمین کے یا جو چیز کہ حکم مین زمین کے ہی جیسا کہ گذرا اور یہہ حکم ... پیشانی کا ہی باقی اعضا مین ضرور نہین دوسرا ذکر ہی اور کیفیت اوس ذکر کے ... طور پر ہے کہ رکوع مین گذری مگر تسبیح بزرگ سجدہ مین سبحان ربی الاعلی وبحمدہ ہی تیسرا اطمانینہ ہی سجدہ مین موافق ذکر واجب کے چوتہا واجب ہے کہ باقی رکہی سانون اعضا کو جانی پر اپنی ذکر سجدہ تمام ہوی تک پانچوان اوٹہانا سر کا پہلی سجدہ سی اسلئی کہ بیٹہی سیدہا آرام سی چہٹا وہ ہی کہ جہکی واسطی سجدہ کی یہان تک کہ برابر ہوی جانی سجدہ کے اوس شخص کے جانی سے کہڑی رہنی کے اوس شخص کے بحث دوسری اگر کوئی بہی عاجز ہوی سجدہ کرنی سی جہکی موافق ہوسکنی کے اور بلند کری کوئی بہی چیز کو کہ صحیح ہونی سجدہ کرنا اوس چیز پر یہان تک کہ پیشانی کو اوسپر

رکھی اعتماد سی اور چاہیی حفاظت کری اون سجدہ مین اوس چیز
پر جو واجب ہی رعایت اوس چیز کے سجدہ مین ذکر ہی اور حلما ہی
سی اور اوسکی سیر کی یہان تک کہ رکھی باقی جاہین کو اپنی جاے پر
اور اگر ہر گز جھک نسکی چاہیی اشارہ کری سر سی واسطی سجدہ کی
اور اگر سر سی بہت اشارہ نہو سکی اشارہ کری دونو انکہون سی بحث
تیسری سجد ہای واجب ہے سجدہ سہو ہی اور کیفیت اور حکمین اوس
سجدہ سہو کے حکمون مین خلل نماز کی ذکر ہونگی اور سجد ہای واجب
سی سجدہ تلاوت ہی یعنی قرآن پڑہتی وقت اور وہ سجدہ واجب ہے
چہار جاے مین پہلا سورہ مین الم تنزیل کے نزدیک پڑہنی لا
یستکبرون کے دوسرا سورہ مین حم فصلت کی نزدیک پڑہنے
یعبدون کے تیسرا آخر مین سورہ والنجم کے چوتھا آخر مین سورہ
علق کے یعنی اقرا اور واجب ہوتا ہی پڑہنے سی آیت سجدہ کے
چار جاے مین فوراً یعنی اسیوقت پس اگر فورا بجا نہ لی آوی
عمداً ہو یا بہول کی سی ہو واجب ہے کہ بجا لی آوی دوسری وقت اور اگر

۴۶

دوسری

دوسری وقت ہی نکری بجا لی آوی تیسری وقت اسی
صورت سی کری اور ایسا ہی واجب ہے کان لگا کر سننی والی پر
اور لیکن بی اختیار سننی والا پس اوس پر وہ ہی سجدہ اوسپر واجب
نہیں ہی اور واجب ہوتا ہی پڑہتی سی یا کان لگا کر سننی سی تمام
آیت کو اور واجب نہیں ہوتا بعضی آیت سی فصل ساتویں
تشہد میں ہی اور تشہد واجب ہے ہر نماز دو رکعتی میں ایک مرتبہ
بعد از اوٹھانی سر کے اخیر سجدہ سی دوسری رکعت میں اور نماز
تین رکعتی اور چار رکعتی میں دو مرتبہ پہلا بعد از اوٹھانی سر کے سجدہ
اخیر سی دوسری رکعت میں دوسرا بعد از اٹھانی سر کے سجدہ
اخیر سی رکعت اخیر میں اور واجب ہی پڑہنا اوس تشہد میں
دو کلمہ شہادۃ کے اور بعد از تشہد کی صلوۃ یعنی درود اوپر محمد کی
اور اوپر آل ع ان جناب کے پڑہنا فقط دو کلمہ شہادت کی اور
صلوۃ اوپر محمد کے اور اوپر آل ع اوہنو کے کفایت کرتا ہی
پس کفایت کرتا ہی دو کلمہ شہادت میں یہہ کہ کہی اشہد ان

ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ اور صلوٰۃ میں
جسمین کہ درود ثابت اوپر محمد کے اور اوپر آل و نہو کے اور واجب ہے
قایم بیٹہنا تشہد پڑہنی سو وقت میں فصل تو ین سلام میں ہی
اور وہ سلام واجب ہی نماز میں اور جز نماز ہی بنا بر اصح کہ
باہر جانا نماز سی موقوف ہی اس سلام پر اور اقوی وہ ہی کہ
کفایت کرتا ہی ایک دو صیغون سی اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا اور اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم
اور لیکن اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ پس وہ توابع سی تشہد کے ہی
اور باہر جانا نماز سی اس اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِی سی حاصل نہین ہی
ہوتا ہی اور باطل نہین ہوتی ہی نماز چھوڑ دینی سی اس سلام کے
عمدا بہی فصل نو ین واجب ہے ترتیب افعال بین نماز کے پس اگر
کوی بہی آگی پڑہنی کی چیز کو پیچھی پڑی یا پیچھی پڑہنی کے چیز کو آگی پڑہی
عمدا نماز باطل ہوتی ہی بلکہ ایسا ہی حال سہو مین بہی اگر مقدم
رکھی رکن کو دوسری رکن پر لیکن اگر آگہ کری رکن کو غیر رکن پر
نا سمجہ سکی کہ آگی کری رکوع کو قراءت پر بہولی سی پس نماز صحیح ہو گی

اگر

احوط تمام پڑہنا اَلسَّلَام عَلَیْنَا یا اَلسَّلَام عَلَیْکُم کا ہی

اگر عمداً کرے تو نماز باطل ہو گے فصل دسویں واجب ہے افعال نماز مین
موالات اس معنی سے کہ فاصلہ نکرین درمیان مین اون افعال کے اتنے مقدار
کہ محو کرنے والا صورت صلوۃ کا ہووے یعنی نماز کی صورت مٹا دینے
والا اس طور سے کہ صحیح ہووے کہنا شخص ایک کا کہ یہہ نماز نہین
ہے بلکہ باطل ہوتی ہے نماز چھوڑنے سے موالات کے اس معنی سے جو
ذکر کئے گیا کیا وہ عمداً ہووے کیا سہواً ہووے اگر محو صورت اس طور
پر جو ذکر کئے گیا ہر دو حالت مین یعنی عمداً اور سہواً موجود ہووے
اور ایسا ہی واجب ہے موالات قراءت مین اور تکبیر مین اور ذکر
رکوع اور سجود مین اور تسبیح مین نسبت کرتے آیات اور کلمات کے
بلکہ حرفون مین بھی اور مدار تمام مین محو صورت پر ہی نسبت کرتے
طرف نام اوسکے پس چاہئے فاصلہ نکرے درمیان مین آیات حمد کے
مثلاً ایسے طور پر کہ ماحی صورت حمد کا ہووے اس حیثیت سے کہ دور
کرنا نام حمد کا اوس سے صحیح ہووے اور ایسا ہی سورہ اور غیرہ
اوس سورہ کے ہان اگر ترک کرے اوس موالات کو قراءت مین

اور ذکر مین اور تسبیح مین عمداً باطل ہوتی ہی نماز اور اگر ترک
کرے اوس موالات کو سہواً اُن چیزون مین جو مذکور ہوئی باطل
نہین ہوتی ہی نماز جب تک کہ موالات معتبر نماز مین سلب سے
اون چیزون کی فوت نہوا ہوئی یعنی چھوٹ نہ جاوی لیکن اگر
چیز دار ہوئی محل مین چاہئی اعادہ کری اس چیز کو کہ موالات اُٹھ
سی اون چیزون کے حاصل ہوتا ہی لیکن اگر موالات نماز کا سبب سے
اوس اعادہ کے فوت ہوئی نماز باطل چاہی ہوئی اگرچہ سہو سی
بھی ہوئی مقصد متیرا مبطلات نماز مین ہی علاوہ اون چیزون
پر جو مذکور ہوئی اور وہ مبطلات کتنی چیز ان مین پہلا حدث
مطلق ہر جا ئی نماز مین نماز سی کہ حاصل ہوئی اگرچہ نزدیک سلام
کی میم کے ہوتی آگی معلوم ہوا کہ آخر سلام کا بالفظ صالحین ہی یا
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہی عمداً صادر ہوئی یا سہواً ہوئی دوسرا
تکفیر حال نماز مین ہی ادب سے اور خضوع سی یعنی عاجزی سی دقت
غیر تقیہ مین از روی عمد کے اور شعور کے لیکن از روی سہو کے

باطل

باطل نہین کرتے وہ تکفیر بی نماز کو اور جایز ہی کرنا اس کا واسطے
تقیہ کی اور وہ تکفیر باطل کرنی والی نماز کی نہین ہی اور مراد تکفیر
سی رکہنا ہات کا ایک دوسری پر جیسا کی عامہ یعنی سنت جماعت
کرتی ہین وقت نماز مین تیسرا التفات کرنا یعنی پلٹ جانا تمام
بدن کا ہی قبلہ سی پیٹ کی طرف یا سیدہی طرف یا بائین طرف بلکہ
درمیان مین سیدہی طرف مصلی کے اور قبلہ کی بہی ایسی طور پر کہ اوسکو
رو بہ قبلہ نکہین چوتہا تکلم کرنا یعنی بات کرنا ہی عمداً پانچوان
قہقہہ کرنا یعنی ہنسنا اگرچہ بی اختیار ہوی ہان اگر سہواً ہوی
باطل کرنی والا نماز کا نہین ہوتا وہ قہقہہ چہٹا رونا آواز سی
عمداً بسبب فوت ہوی کوئی کام دنیا کا یا واسطے طلب کرنیکی کام
دنیا کا ساتوان جو فعل کہ مباح ہی کہ محو کرنی والا صورت نماز کا
ہوی اس طور سی کہ صحیح ہوی دور کرنا نام نماز کا اس سی اور
وہ فعل باطل کرنی والا نماز کا ہی عمداً ہوی یا سہواً اٹھوان کہانا
اور پینا ہی اگرچہ تہوڑا ہی ہوی اور کہانا اور پینا مانند تمام افعال

کے ہی اسمین جو چیز کہ محو کرنے والی صورت نماز کے ہوی اون چیزون
سے کہ باطل کرنے والی نماز کے ہوی عمدا ہوی یا سہوا اور جو چیز کہ محو
کرنے والی صورت نماز کے نہوی اور لیکن فوت کرنی والی موالات
کی ہوی فاسد کرنی والی نماز کی ہی عمدا اور نہ سہو سی تو ان کہنا امین
کا ہی بعد از الحمد کے عمدا غیر وقت تقیہ مین بنا کر بتی اوپر اقوی کے
لیکن اگر سہو سی کہی نماز باطل نہ چاہیئی ہوی اور جایز ہی کہنا اون
آیین کا واسطی تقیہ کے دسوان شک کرنا گنتی مین رکعتون کے جو نماز
کہ چار رکعتی نہین ہی فرض نمازون مین سی اور پہلی دو رکعتون مین
چہار رکعتی نمازون سی گیارہوان زیادہ کرنا کسی چیز کو یا کم کرنا
کسی چیز کو چیزون سی نماز کے ہی جیسا کہ گذرا اور آگے ذکر ہوگا مقصد
چوتھا نماز آیات مین ہی اور اوس مقصد مین کتنی بحث ہین بحث
پہلی بیان مین سبب واجب ہونی نماز آیات کے ہی اور وہ آیات
کا سبب کسوف شمس ہے یعنی سورج گران اور خسوف قمر ہی یعنی چاند
گران اگرچہ تھوڑا ہی اون سورج اور چاند سی گران لگا ہونی اور اون

اسباب ہے کہ واجب ہوتی ہین اوس نماز کو زلزلہ ہی اور اون
اسباب مین سی وہ علامت ہی کہ خوف مین ڈالنی والی ہین اکثر
لوگون کو مانند ہوای سیاہ اور سرخ یا زرد کہ زیادہ عادت سی ہوے
اور ظلمت یعنی اندھیری شدت سی ہوی اور صاعقہ یعنی بجلی اور
صیحہ یعنی بڑی آواز کہ ظاہر ہوتی ہی ہوا مین یا سوای ان چیزون
کی بحث دوسری وقت مین ادا کرنی نماز آیات کی ہی اور وہ وقت
کسوف اور خسوف مین وقت شروع سی تمام منجلی ہوی تک یعنی تمام
چہوٹنی تک اور ایسا ہی ہی جو آیات کہ وقت اون آیات کا
وسعت رکھتا ہوی یعنی زیادہ وقت نماز سی ہوی اور اگر وقت
اون آیات کا وسعت ادا کرنی یک رکعت کے نرکھتا ہوی جیسا کے
اکثر زلزلہ مین ہوتا ہی اور ایسا ہی ہی صیحہ مین پس واجب ہے نماز
ہونی پر اوس آیات کی اگرچہ یک رکعت اون آیات سی وقت مین
واقع ہوی اور اگر نافرمانی کری اور ترک کری بجا لی آنا نماز کا
اوس وقت مین پس واجب ہے کہ بجا لی آوی سوای اوس وقت

ہوی یعنی آیات شروع انجلا مین کی اور چہوٹنی

کے جب تک کے جیتی ہین اور دو نوادا ہوتی ہین قضا نہین ہے
پس یہہ نماز وقتیہ سی نہین ہوتی ہی بحث تیسری اگر حاصل ہوی
کسوف مثلا وقت بین فریضہ یومیہ حاضرہ کی پس اگر وقت دونو
نماز کا وسعت رکھتا ہوی اختیار رکھتا ہی جسی چاہی اوسی آگی پڑہی
بنا کرتے اوپر اصح کی اگر وقت نماز کسوف کا تنگ ہوی اور وقت
نماز یومیہ کا وسعت رکھتا ہوی چاہئی آگی کری نماز کسوف کو اور
اگر وقت نماز یومیہ کا تنگ ہوی اور وقت نماز کسوف کا وسعت
رکھتا ہوی چاہئی آگی کری نماز یومیہ کو اور اگر شروع کری نماز آیات
کو پس معلوم ہوا کہ وقت فریضہ کا تنگ ہی پس نماز یومیہ کو بجا لاوی اور
شروع کری نماز آیات کو جس جائی سی کہ رکھہ چھوڑا تھا اس شرط
سی کہ فاصلہ سوای نماز یومیہ کے نہوی بلکہ اقوی جایز ہی رکھہ چھوڑنا
واسطی حاصل کرنی فضیلت نماز یومیہ کے اور احوط خلاف اوس کا ہے
یعنی تحصیل فضیلت کی لئی نہ چھوڑی اور لیکن احوط ہی کہ نماز آیات
۱۶ تمام کری بعد از ایک نماز تازہ واسطے آیات کے پڑہی اوس

عہ یعنی جہان تک پڑہی تہی اوسکی آگی سی نماز آیات کو پڑہکر پورا کروی

مودرنہ

صورت مین کہ یقین نرکہتا ہوی کہ تنگ ہی وقت واسطے نماز ہیہ
کے اور یقین رکہتا ہی کہ نماز آیات کا وقت تنگ ہی بحث چہوٹہی
کیفیت مین نماز آیات کی ہی اور وہ نماز دو رکعتی ہی ہر رکعت مین
اوس نماز کے پانچ رکوع ہی اور تمام دس رکوع ہوتی ہین و تفصیل اوس
نماز کے یہہ ہی کہ تکبیرۃ الاحرام کہی نزدیک نیت کی پس قراءت
کری حمد اور سورہ کو اور بعد رکوع کری اور بعد از اوتہانی سر رکوع
سی قراءت کری حمد اور سورہ کو اور بعد رکوع کری اور ایسا ہی
کری یہان تک کہ پانچ رکوع تمام ہوی اور بعد از اوتہانی سر رکوع
پنجم سی جاوی سجدہ مین اور عمل مین لی آوی سجدہ کو اور بعد از
اتہانی سر سجدہ آخر سی اٹہہ کہڑی رہی واسطی قیام کی اور بجا لی
آوی مانند اوسکی جو بجا لی آیا تہا پہلی رکعت مین اور بعد از دونو
سجدہ دوسری رکعت کی تشہد پڑہی اور سلام کہی اور فرق نہین
ہی درمیان مین اسکی کہ ایک سورہ کو مکرر کری ہر مرتبہ مین یا ہر مرتبہ
مین پڑہی سوای اوس سورہ کے جو سابق مین پڑہا تہا اور جایز ہی کہ

تکری تکری کری ایک سورہ کو ہر رکعت مین پس قرادت کری ہر
قیام مین آیہ کو یا بعض آیہ کو بعد ازاسکی کہ قرادت کرا تہا قیام اول
مین جمار کو مقصد پانچوان اون خللون مین ہی کہ جو واقع ہوتی ہین نماز
مین اور اوس مقصد مین کتنی بحثین ہین بحث پہلی ذکر ہو اسابق مین جو خلل
کہ علاقہ رکہتی ہین شرطون سی نماز کے اور ذکر ہوا کہ جو شخص کہ خلل کری
طہارت مین حدث سی باطل ہوتی ہی نماز اوسکی کیا عمدا ہوی کیا سہوا
ہوی یقین سی یا جہل سی برخلاف طہارت کے خبث سی جیسا کے گذرا او
لیکن جو خللین کہ علاقہ نماز سی رکہتی ہین پس پہچانا اسکتین کہ جو شخص خلل
کری کسی بہی واجب مین واجبات نماز سی عمدا باطل ہوتی ہی نماز
اوسکی اور زیادہ کری یا کم کری غیر رکن کو سہوا باطل نہین ہوتی نماز
اگرچہ خبردار ہوی مگر بعد از خارج ہونیکی محل سی برخلاف رکن کے
پس زیادتی اوس رکن کے غیر نماز جماعت مین اور کم کرنا اوس رکن کا
باوجود بجا نہ لی آنی سی اوس رکن کے جائی مین اسکی مبطل نماز ہی ہان
اگر خبردار ہوی آگی گذرنے سی محل نقصان اوس خبر کے جاہئی کہ اوسا

خبر کو عمل مین لی آدی اور اعادہ کری وہ جو کچھ کہ عمل مین لے آیا تھا اون
جزون سی کہ ترتیب رکھتی تھی اوپر اوس جزکے اور پیچھی اوس کے
تھی مثل وہ کہ بھول گیا تھا قرادت یا ذکر یعنی تسبیحات اربع یا بعض
اونھون کا یا غیر اونھون کے وہ جو کچھ کہ واجب ہے سوای جہر اور اخفات
کے بیچ خبردار ہوی رکوع کو نہین پہونچی تک یا وہ کہ فراموش کری
ذکر کو رکوع مین یا طمانینہ کو وقت ذکر مین اور خبردار ہوی رکوع
سی نہین اوٹھی تک یا یہہ کہ فراموش کری انتصاب کو رکوع سی
یعنی رکوع سی اوٹھی سیدہا کھڑی رہنا یا طمانینہ یعنی آرام سی رہنا اوس
رکوع مین اور خبردار ہوی سجدہ مین داخل ہونیگی یا وہ کہ فراموش
کری ذکر کو سجدہ مین یا طمانینہ اوس سجدہ مین یا رکھنا ایک اعضا کا
سات اعضا سی سجدہ کے وقت مین ذکر کے اور خبردار ہوی آگی اسکی
کہ خارج ہوی سجدہ کی نام سی یا وہ کہ فراموش کری انتصاب کو پہلی
سجدہ سی یعنی سجدہ سی اوٹھی سیدہا بیٹھنا یا طمانینہ اوس سجدہ مین
اور خبردار ہوی دوسری سجدہ مین جانیکی آگی یا وہ کہ فراموش کری

دوسری سجدہ کو اور خبردار ہوی رکوع مین جانیکی آگی یا سلام کے آگی
اگر فراموش کرا ہوی سجدہ اخیرکو یا وہ کہ فراموش کرا ہوی تشہد کو
یا بعض اوس تشہد کو یا ترتیب اوس تشہد کی یا زیر زبر پیش تشہد کے یا طمانینت
اوس تشہد مین اور خبردار ہوی رکوع مین جانیکی آگی یا آگی سلام کے
تشہد اخیرہ مین یا وہ کہ فراموش کرا ہوی سلام کو اور خبردار ہوی
آگی حاصل ہونی سی چیز ایک جو نماز کو باطل کرنی والی عمدا ہو یا سہوا
ہو واجب ہے بجا لی آنا وہ جو کچہ کہ فراموش کیا تہا اوسکی بعد کے
چیزونکے سات اور اگر بجا نہ لی آوی نماز اوسکی باطل ہی ہان
اگر خبردار ہوی مگر خبردار ہوی بعد از نکلنی محل کے جو آگی ذکر کیا
گیا واجب نہین ہی تدارک یعنی بجا لی آنا اون چیزون کا اور نماز
صحیح ہی مگر سجدہ اور تشہد اور بعض اوس تشہد کا کہ اونہو کی تین
چاہی کہ قضا کری بعد از فارغ ہونی نماز سی اور لیکن ارکان پس
اگر فراموش کری رکن کو اور خبردار ہوی مگر خبردار ہوی بعد از
۱۷ داخل ہونی دوسری رکن مین یا خبردار ہوی بعد از فضا در ہونی

چیز ایک کہ وہ چیز باطل کرنی والی نماز کی ہوی عمداً ہو یا سہواً ہو
مگر فراموش کرا ہوی دو سجدہ آخر کو نماز کے نماز باطل چاہی ہوی اور اگر
خبردار ہوی دوسری رکن مین داخل ہونیکی آگی یا خبردار ہوی آگی
صادر ہونی چیز ایک کہ وہ چیز منافی نماز کی ہی عمداً ہو اور سہواً ہو
چاہی اوس رکن کو اوسکی بعد کی چیزون کے سات عمل مین لی آوی اور نماز
صحیح ہی بحث دوسری بیان مین شکیات نماز کی ہی اور اوس بحث
مین کتنی مسئلہ ہین مسئلہ پہلا اگر کوی شک کری کہ نماز بجا لایا ہی
یا نہین پس بعد از نکل جانی وقت کے اعتبار نہین رکھتا اور وقت
مین نماز کو بجا لی آوی مسئلہ دوسرا بعد از فارغ ہونیکی نماز سی
شک جزون مین اور شرطون مین اوس نماز کی اعتبار نہین رکھتا
مسئلہ تیسرا زیادہ شک کرنی والا اعتبار شک پر اوسکی نہین ہی
بلکہ چاہئی بنا رکھی واقع ہونی پر مشکوک فیہ کے یعنی جس چیز مین کہ
شک ہوتا ہی اگر واقع ہوتا اوس کا فساد کرنی والا ہوی اور
اگر فساد کرنی والا ہوی چاہئی بنا رکھی واقع نہونی پر اسکی مرجع

سر نے میں شک کرنے اعادہ نماز کا حکم

زیادہ شک کرنے والی کا عرف پر ہی پس اگر خلایق کہین کہ یہہ زیاد
شک کرنی والا ہی حکم زیاد شک کرنی والی کا جاری ہوگا اور سیوم
مسئلہ جو یہہ تھا شک فعلون مین نماز کی ہی پس اگر حاصل ہوی شک کسی
فعل مین بعد از داخل ہونی دوسری فعل مین کہ وہ فعل آخر ہی اوس
فعل اول سی وہ شک اعتبار نہین رکھتا اور اگر حاصل ہوی آگی اوس
فعل کی چاہیی مشکوک فیہ کو بجا لاوی اور اصح وہ ہی کہ یہہ حکم مطلق
فعل مین جاری ہی یہان تک کہ سورہ مین نسبت کرتی الحمد کی
یا آخر سورہ کا قیاس کرتی اول سورہ کی یا آیت نسبت کرتی دوسری
آیت کی اور آخر آیۃ کا قیاس کرتی اول آیۃ کی پس اگر شک کری
فاتحۃ الکتاب مین اوس حال وہ کہ داخل سورہ مین ہوا ہوی یا وہ کہ
شک کری اول حمد مین یا اول سورہ مین اور حال وہ کہ آخر اوسکا
پڑہتا ہوی یا وہ کہ شک کری آیہ مین بعد از داخل ہونی دوسری
آیہ مین یا اول آیہ مین شک کری وقت ایک کہ آخر آیہ مین
ہوی یا یہہ کہ شک کری سورہ مین بعد از داخل ہونی قنوت

۳ احوط سوای ... اول کی بلکہ مطلق مشہور ... مین وہ کہ التفات نہ کرنی سی اعادہ نماز کا کری یا وہ کہ مشکوک کو قصد سی قربت مطلق کی اعادہ کری اگر نقصان

مین

ہین یا شک کری رکوع مین بعد از داخل ہونی سجود مین یا شک
کری اوس قیام مین جو بعد از رکوع کی ہی سجدہ کو جہکتی سوانت مین یا
شک کری سجدہ مین بعد از اوٹہنی کے سجدہ سی یا بعد از داخل
ہونی تشہد مین التفات شک پر نکری ہان اگر شک کری
سجدہ مین وقت مین اوٹہنی کی چاہئی سجدہ کو عمل مین لا آوی
اور لیکن اگر شک کری تشہد مین وقت مین ذکر گئی گئی ہوئی کی
التفات شک پر نکری اور اگر شک کرنا آگی داخل ہونیکی دوسری
فعل مین اوس معنی سی جو آگی ذکر ہوئی حاصل ہوئی چاہئی مشکوک فیہ
کو عمل مین لی آوی اور اگر شک کری صحیح ہونی مین اور فاسد ہونی
مین جو فعل کہ واقع ہوا ہی مانند اسکی کہ شک کری بعد از رکوع
کی یا بعد از ذکر کی کہ آیا اوہنون کو صحیح بجا لی آیا ہون یا غلط بجا لی
آیا ہون بعد از یقین کے ہونی پر اوس کام کی پس اقوی وہ ہی کہ التفات
نکری اگرچہ محل باقی رہی مسئلہ پانچوان شک کنتی مین رکعتون کی
نماز واجب کے دو رکعتی ہین او رتین رکعتی ہین اور چہار رکعتی

مین دو رکعت تمام ہونیکی آگی اوس چہار رکعتی مین سبب فساد نماز کا
ہی اور لیکن بعد از تمام ہونی دو رکعت کی نماز چہار رکعتی سی اور
حاصل ہوتا ہی تمام ہونا دو رکعت کا سر اوٹہانی سی دوسری سجدہ
سی دوسری رکعت کی پس ہی سبب فساد نماز کا ہی تمام صورتون
مین پہلی شک درمیان مین دو اور تین کے ہی بعد از اوٹہانیکی دوسری
سجدہ سی دوسری رکعت کی اس صورت مین بنا کو تین پر رکہی
اور بعد چوتہی رکعت کو بجا لی آوی اور نماز کو تمام کری اور بعد از
نماز احتیاط ایک رکعت کہڑی رہکر یا دو رکعت بیٹہکر بجا لی آوی
دوسری شک درمیان مین تین اور چار کے ہی ہر جائی مین
کہ ہوا ہوی یعنی سر اوٹہانیکی کی ہو یا سر اوٹہانیکی بعد از ہو یا قیام
مین ہوا ہوی بنا کو اوپر چہار کی رکہی اور نماز کو تمام کری اور
بعد از ان نماز احتیاط ایک رکعت کہڑی رہکر یا دو رکعت بیٹہکر
بجا لی آوی تیسری شک درمیان مین دو اور چار کی ہی بعد از
۱۸ سر اوٹہانیکی دوسری سجدہ سی دوسری رکعت کی بنا کو اوپر

چہار کی رکہی اور نماز کو تمام کری بعد ازان نماز احتیاط دو رکعت کہڑی رہکر بجا لی آوی چوتہی شک درمیان مین دو اور تین اور چار کے ہی بعد از سر او تہانیکی دوسری سجدہ سی دوسری رکعت کی بنا کو اوپر چہار کی رکہی اور نماز کو تمام کری بعد ازان نماز احتیاط دو رکعت کہڑی رہکر پڑہی اور دو رکعت بیتہہ کر پڑہی پانچوین شک درمیان مین چہار اور پانچکی ہی دوسری سجدہ سی فارغ ہو کر بیٹہتی سو وقت مین بنا کو اوپر چہار کی رکہی اور تشہد و سلام فراغت پا کر بعد ازان دو سجدۂ سہو عمل مین لاوی چہٹی شک درمیان مین چار اور پانچکی ہی کہڑی رہی سو وقت مین اس صورت مین قیام کو منہدم کر کر یعنی توڑ ڈال کر بیتہہ جاوی شک اوس کا راجع ہوتا ہی یعنی پہر جاتا ہی درمیان مین تین اور چار کے پس نماز کو تمام کری بعد ازان نماز احتیاط ایک رکعت کہڑی رہکر یا دو رکعت بیتہہ کر پڑہی ساتوین شک درمیان مین تین اور پانچکی ہی کہڑی رہی سو وقت مین خراب کری رکعت کو یعنی

بیٹھہ جاوی شک اوسکا پلٹتا ہی درمیان ہین دو اور چار کی نماز
کو تمام کری اور حکم دو اور چار کا بجالی آوی آٹوین شک درمیان
ہین تین اور چار اور پانچکی ہی کہڑی رہی سو وقت ہین خراب کری
رکعت کو یعنی بیٹھہ جاوی شک اوس کا پلٹتا ہی درمیان ہین
دو اور تین اور چار کی نماز کو تمام کری اور حکم دو اور تین اور
چار کا بجالی اوی یعنی نماز احتیاط دو رکعت کہڑی رہکر اور دو رکعت
بیٹھہ کر پڑہی نوین شک درمیان ہین پانچ اور چہی کی ہی خراب
کری رکعت کو یعنی بیٹھہ جاوی شک اوسکا پلٹتا ہی درمیان ہین
چار اور پانچکی نماز کو تمام کری دو سجدۂ سہو دوبارہ بجالی آوی اور
باقی احکام شک کی مفصلا بڑی رسالی ہین ذکر ہوی ہین اون
احکام سی مسئلہ چہٹا کہ بیان مراد ہین شک کی ہی اور ترجمہ کرنی
والا اس جائی ہین واسطی اختصار کی ساقط کئی کیا جو شخص کہ چاہی
اوس بڑی رسالی سی رجوع کرین مسئلہ ساتوان نماز احتیاط
واجب ہے پس جایز نہین ہی یہہ کہ ترک کری نماز احتیاط کو

فی المجموع ...

مراد شک سی وہ ہی کہ دو احتمال برابر ہین اگر ایک اون دو احتمال سی راجح ہوی وہ ظن ہی اور عمل اوس ظن پہ واجب ہے اور عمل شک پہ نہین

اوتاری نماز کرنی مسئلہ نوان اوتی وہ ہی کہ نماز احتیاط لحاظ
کئی گئی ہوی ہی اوس نماز مین جبر کر سبب سے باطل ہوئی نماز کی فاصلہ
ہوئی سی درمیان مین اوس نماز احتیاط کے اور نماز کے اور لحاظ کئی کیا
ہوا ہی اوس نماز احتیاط مین استقلال یعنی خود جدا نماز ہونا بسبب
سی واجب ہوئی نیت کی اور تکبیرۃ الاحرام کی اور واجب ہے پڑھنا
سورہ حمد کا آہستہ اور واجب ہے اوس نماز احتیاط مین رکوع اور سجود
اور تشہد اور سلام لیکن پڑھنا سورہ اور قنوت کا نماز احتیاط
مین نہین ہی مسئلہ نوان پچہانا تو نی اگی بہہ کہ وہ چیز کہ جنکی قضا
ہوتی ہی جزون سی نماز کے سجدہ ہی اور تشہد ہی اور جزین تشہد
کی جو شخص کہ نماز کرنی والا ہی بعد از بجا لانی نماز کے نیت کری
کہ بجا لاتا ہون مین سجدہ کو عوض مین بہولی ہوی سجدہ کے اور ایسا ہی
تشہد اور چاہی نیت نزدیک ہونی اول فعل سی اور واجب ہے
رعایت کرنا وقت مین بجا لانی کی جزون سی جو بہولی گئی ہی
وہ جو کچہ کہ واجب تہی رعایت اون چیزونکی جزو مین حال نماز مین

مسئلہ دسواں جسوقت کہ بعد از نماز کی بجا لاوی یہ دونوں دو سہو
یا دو سجدہ سہو سی بعد معلوم ہوا کہ سہو اور فراموشی واقع نہ ہوئی تھی
نماز صحیح ہی اور جسوقت کہ درمیان مین سجدہ سہو کی یا درمیان مین
جبرونکی جو فراموش ہوئی تھی خبردار ہوا اس طرح سی کہ سہو اور فراموشی
نہ ہوئی تھی قطع کری یعنی چھوڑ دیوی سجدہ سہو کو یا جبرونکو جو
فراموش ہوئی تھی کہ جسکو کر رہا تھا اور نماز صحیح ہی بحث تیسری
بیان مین حکم سہو کی ہی نماز مین اور واجب ہی دو سجدہ سہو اوپہر
جو باتہہ کیا ہوی سہو سی اگرچہ دو حرف ہوی اور اوپہر جو سلام
نماز کہا ہوی غیر جا بنی مین اور اوسپہر جو شک کیا ہوی درمیان
مین چار اور پانچکی بیچ سو وقت مین بلکہ واجب ہی واسطی ہر
زیادتی اور کمی کے جو واقع نماز مین ہوی بشرط یہہ کہ خبردار ہوا
ہوی وہ جو کچہ کہ کم کیا ہی جا بنی مین اپنی اگرچہ بجا لاوی اوسکو
بعد از نماز کی مانند سجدہ کے جو فراموش ہوا تھا اور مانند تشہد کے
جو فراموش ہوا تھا اور لیکین اگر خبردار ہوی وہ جو کچہ کہ کم کیا ہی ۱۱

نماز کی

نماز سی جاہی مین اوسکی بجالی آیا او سکو پس سجدہ سہو نہین ہی
او سپر اور جسوقت کہ تاخیر مین ڈالی سجدہ سہو کو محل سی اوسکی
گناہ کیا ہی اور جسوقت کہ فراموش کری اوسکو واجب ہی کہ
عمل مین لی آوی اوس سجدہ سہو کو یاد ائی سو وقت مین اگرچہ
فاصلہ ہوا ہوی اور احوط وہ ہی کہ کہی سجدہ سہو مین بسم و باللہ
وصلی اللہ علی محمد و آل محمد اگرچہ اقوی ذکر کا واجب نہونا ہی
اوس سجدہ مین ہان واجب ہے بعد از سر اٹہانیکی دوسری
سجدہ سی تشہد اور سلام اور واجب تشہد سی پڑہنا تشہد
خفیف کا ہی یعنی چہوتا اور واجب ہے سلام سی کہ باہر جانی مین
اوس سلام سی نماز سی اور تشہد خفیف عبارت ہی دو کلمہ شہادت
سی اور صلوۃ اوپر محمد کی اور اوپر آل محمد کی مقصد چہتا قضا مین
نماز کی ہی اور اوس مقصد مین کتنی بحث مین بحث پہلی واجب
ہی قضا نمازین یومیہ کے خارج وقت مین اوس شخص پہ جو نہ کیا ہو
اون نماز یومیہ کو وقت مین اسطی عذر کی یا سوا ای عذر کی

احوط بلکہ اقوی
وہ تشہد ہی کہ
جو نماز مین گذرا
ف

یہہ کہ نکرنا نماز یومیہ کو حد بلوغ کو نہ پہونچنی کی سبب سی ہوی جمیع
وقت مین یا وہ کہ نکرنا سبب سی دیوانگی کی ہوی جمیع وقت مین
یا وہ کہ نکرنا سبب سی بیہوشی کی ہوی تا جمیع وقت مین یا وہ کہ
نکرنا سبب سے حیض کے یا سبب سی نفاس کی ہوی تا جمیع وقت مین
یا وہ کہ نکرنا سبب سی کفر اصلی کی ہوی تا جمیع وقت مین قضا نہین
ہی ایسی لوگون پر بلکہ واجب ہی قضا دیوانی پر اور حائض
پر اور نفاس والی پر اور بیہوش پر جسوقت کہ حاصل ہوی یعنی یہہ
امرین جو ذکر کئی گئی ہین بعد از اوسکی کہ گذری وقت سی اس
قدر زمانہ کہ ہوسکتا تہا مکلف کو بجالانا نماز مختار کی اوس
زمانی مین موافق حال اپنی حاضر ہونی سی اور مسافر ہونی سی اور
غیر اونکی اور بجانہ لایا ہوی نماز کو جسوقت کہ برطرف ہوی
یعنی دور ہوی یہہ امرین جو ذکر کئی گئی ہوی ہین حالت ایک مین
جو باقی رہی وقت سی موافق ایک رکعت کی اور شروع نماز
سی اوس موافق مین نہ کیا ہوی بحث دوسرے واجب ہی ترتیب

قضا مین نماز یومیہ کی باوجود یقین کی ترتیب ہر یعنی آگی کی قضا ہوئی
سو نماز کو آگی پڑہنا اور پیچہی قضا ہوئی سو نماز کو پیچہی پڑہنا اور سوا
غیر نماز یومیہ کی نمازون سی کہ فوت ہوئی ہون ترتیب اون
نمازون مین واجب نہین ہی پس جائز ہی قضای نماز سورج گرہن
کی آگی قضا سی نماز چاندگرہن کی اگرچہ نماز چاندگرہن کی سورج گرہن
کی آگی فوت ہوئی ہوئی ہان اوسی قضا مین نماز یومیہ کی واجب
نہین ہی ترتیب صورت جہل مین یعنی ترتیب یاد نہین سو صورت
مین اگر سبب مشقت اور حرج کا ہوی اور واجب نہین ہی آگی
کرنا قضا نماز کو ادا نماز پر مطلقاً بنا کرتی اوپر اصح کی بحث تنبیہی
واجب ہی ولی میت پر خواہ میت مرد ہوی خواہ میت زن ہوی
آزاد ہوی یا بندہ یعنی مملوک ہوی یہہ کہ قضا کری میت سی
نماز اور روزہ کہ اوس میت سی فوت ہوئی ہین اس صورت مین
کہ ہو سکتا تہا میت سی قضا اون نماز روزہ کی کہ سستی اور
بی پروائی کیا تہا اور مراد ولی سی اوس مقام مین بڑا بیٹا ہی

مقصد ساتوان نماز جماعت مین هی اور اوس مقصد مین کئی
بحث هین بحث پهلی نماز جماعت مین هی اور وه نماز جماعت مستحب
موکد هی یعنی تاکید کئی گئی هوی هی اور جایز هی واسطی اوس
شخص کے جو چاهتا هی بجا لانا نماز یومیه کو اقتدا کرنا دوسری
سی یعنی پیچهی کهڑی رهنا دوسری کی اور تابع هو کر نماز یومیه کو بجا لے
آوی هر چند مختلف هوی نماز ان دونو کی قصر مین اور اتمام مین اور
قضا مین اور ادا مین اور ملتی هی رکعت ملنی سی ماموم کی امام سے
حالت رکوع مین اگرچه امام ذکر رکوع کو پڑه چکا هوی امام یعنی آگی کهڑی
رهنی والا ماموم یعنی پیچهی کهڑی رهنی والا اور امام کی ساتهه ساتهه
تابع هو کر پڑهنی والا بحث دوسری صحیح نهین هی نماز جماعت
حایل کے ساتهه که منع کری دیکهنی سی ماموم کی امام کو یا اوس شخص کو
که معتبر هی دیکهنا اوس شخص کا نماز جماعت مین یعنی جو حایل که منع
کری دیکهنی سی ماموم کی امام کو یا ماموم کو جمیع احوال مین مانند
۲۰ حالت قیام کی اور حالت قعود کی اور مانند هونیکی ورنهه اوسوقت مین

هی

ہی کہ ماموم مرد ہوی اور لیکن اگر ماموم عورت ہوی پس نقصان
نہین رکہتا ہی اوسوقت مین کہ امام مرد ہوی اور عورت یقین کہتی
ہوی احوال امام سی تا ہو سکی اوس عورت کو متابعت اوس امام کی اور
ایسا ہی صحیح نہین ہی نماز جماعت زیادہ بلند ہونی سی جای امام کے
کہڑی رہنی کے ماموم کی کہڑی رہنی کی جائی سی بقدر معتد بہ یعنی بہت
زیادہ ہوی اور ایسا ہی جایز نہین ہی نماز جماعت دور ہونی سی
ماموم کی امام سی اسقدر کہ اوسکو بہت دور کہڑا رہا کہین سنت
کرتی نماز جماعت کے اور ایسا ہی جایز نہین ہی جماعت مین کے
ہونا جای ماموم کی کہڑی رہنی کی امام سی بحث تیسری شرطہای جماعت
مین یہہ کہ ماموم نیت اقتدا کری یعنی امام کا تابع ہو کر اسکی ساتہہ نماز
پڑہنی کے نیت کری اور شرطہای جماعت مین یہہ کہ نیت کری ایک
امام کے ساتہہ پڑہنی کے اور معین ہوی امام نام سی یا اشارہ سی یا کسی
صفت سی بحث چوتہی شرطہای امام جماعت مین عدالت اور
مقصود عدالت سی حسن ظاہر کا ہی اور جانا جاتا ہی پرہیز کرنی

سی اوس امام کی اون چیزون سی که منافات مروت سی رکہتی ہون اور دلالت کرین اسپر که کرنی والا اون کامون کا پروا دین کے نہین رکہتا اور پرہیز کرنی سی گناہان کبیرہ سی که او نہین گناہان کبیرہ مین سی ہی اصرار کرنا گناہ صغیرہ پر اور تفصیل گناہ صغیرہ اور کبیرہ کی بڑی رسالہ مین لکہی گئی ہی مقصد اٹہوان نماز مین مسافر کے ہی اور کلام شرطون مین قصر کے ہی اور وہ شرطین کئی امر ہین پہلا وہ که مسافر ارادہ طی کرنی کا مسافت کی رکہتا ہوی اور مسافت مراد ہی آٹہ فرسخ ممتد سی یعنی دراز جانی مین طرف سفر کے یا پلٹنی مین سفر سی یا جانی مین اور پلٹنی مین ہر دو جانی مین چار فرسخ پلٹنی مین چار فرسخ جسوقت که جانا اور پلٹنا ہر دو ایکروز مین ہوی یا ایک رات مین ہوی یا رات اور دن مین ہر دو ہوی باوجود متصل ہونی سی جانا اوسکا پلٹنی سی اوسکی اور توڑ نہ ڈالی اوسنی متصل ہونی کو بتیوتہ کرنی سی یعنی سونی سی ایک شب کی یا زیادہ کی راہ مین دوسرا شرطون سی وہ ہی که مسافر ارادہ مسافت کو قایم رکہی پس جسوقت که پلٹنی اگی پہونچنی سی چار فرسخ

که حدسی تمام کری نمازکو اور ایساهی هی حکم جسوقت که متردد هوی مسافت
مین اور اگر پلتنی اراده سی مسافت کی یا متردد هوی بعد از پهونچنی چهار فرسخ کی
حدسی نماز کو قصر کری اگرچه اوس وقت زمین نه پلتی هنوز ابتدا اپنی بناکرتی اوپر
اصح کی تیسرا شرطون سی وه هی که جمع نکری اراده مسافت کی ساتهه عزم دس روز
کی رهنی کا یا زیاده درمیان مسافت کی اور ایساهی عزم نکری گذرنی کا وطن پر سی اپنا
اگرچه وطن شرعی هوی پس اگر عزم کری ایک ان دو امرون سی نماز کو تمام کری دس
میانین پس کی مانند اوسکی که اراده کری طی کرنا چهار فرسخ کا عزم سی رهنی پر دس
روز کی یا زیاده درمیان هین چار فرسخ کی یا سیر چار فرسخ پر یاده که واسطی اوسکی وطن
هوی درمیان هین چار فرسخ کی یا سیر چار فرسخ پر اور اراده که رکهتا هوی گذرنی کا وطن
پر سی اور تین چیز سفر کو توڑتی هین پهلا وطن هی اور مراد وطن
سی وه مکان هی که لیا هوی اوس مکان کو انسان نی واسطی اوسکی
که همیشه قرار اور جائی اوسکی هوی دوسرا اون چیزون سی که
سفر کو توڑتی هین اقامه هی اور مراد اوس اقامه سی عزم رهنی کی
پر دس روز کی هی یا زیاده ایک مکان مین تیسرا اون چیزون

ار ۲
اور صورت
اخیره مین صحیح
سی هی درمیان
مین قصر اور
اتمام کی
ع

سی کہ توڑتی ہین سفر کو تردد ہونا رہنی مین اور نہ رہنی ہین مین
روز تک ایک مکان مین چوتہا شرطون سی قصر کے وہ ہی کہ جائز ہوی
سفر شرعا پس جسوقت کہ حرام ہوی سفر شرعا قصر نکری نماز کو پانچوین
شرطون سی قصر کی وہ ہی کہ نہوا ہوی اون تمام لوکون سی کہ سفر نا
شغل اور عمل اونکا ہوی مانند مکاری کے یعنی کرایہ باندنی والی جانورون
کی اور ملاح کی اور سوزی اونکی کشتیبان سی اور قاصد سی پس یہہ
لوک چاہئی تمام کری نماز کو اوس سفر مین کہ عمل اونکا ہی اگرچہ
ہوا ہوی یہہ سفر واسطی ضرورت اپنی چہٹا شرطون سی قصر کی وہ
ہی کہ محل ترخص پہ اور وہ محل ترخص عبارت ہی مکان ایک سی کہ
پنہان ہوی یعنی نظر نہ آوی اوس مسافر کو صورت دیوارون بیچ شہر کی
گہرونکی اور شکلین اون گہرونکی دیوارون کی نہ شباہت اور سیاہی
اون گہرونکی یا مکان ایک کہ آواز اذان دینی والی کا اوس مسافر
کوا نہ پہونچی ہر ایک ان دو چیزون سی کہ ہوی کفایت کرتا ہی
۲۱ اور چار جائین ہین کہ مسافر اختیار رکہتا ہی اون جایون

اوملا ہی کہ اگلی ہین سفر کی جمع کری درمیان مین قصر اونکا اور اتمام کی اور ایسا ہی اگر ایک ان لوکون سی سفر کو جاوین کہ شغل اونکا نہین ہی عم

مین قصر مین اور اتمام مین اور چار جاگہین عبارت ہی مسجد الحرام سی اور
مسجد نبی سی اور مسجد کوفہ سی اور حایر سید الشہدا سی اور تمام کرنا ان
کون جاگہون مین افضل ہی **کتاب روزہ کی** اور اوس کتاب
مین کئی فصل ہی پہلی شرط ہی روزہ مین داعی یعنی ارادہ قربت
کی ساتھ اور واجب ہی ارادہ اخلاص کا اور اطاعت کا اور
واجب ہی معین کرنا غیر رمضان مین اور غیر روزہ رمضان کا
رمضان مین صحیح نہین ہی اگرچہ آگی ظہر سی تجدید نیت کری یعنی
تازی نیت کری اور اگر نہ جانکر نیت روزہ غیر رمضان کی کیا
رمضان مین تو رمضان سی گنی جاویگا اور غیر رمضان مین معین کرنا
قسم کا واجب ہی مگر وہ کہ نیت ما فی الذمہ کری یعنی جو چیز کہ اپنی
ذمہ مین ہی اگر ایک قسم مین منحصر ہووی ہان واجب نہین ہی ارادہ
ادا کا اور قضا کا اور اصالہ کا یعنی روزہ اپنی ذات کا اور تحمل کا
یعنی روزہ غیر کا بلکہ اگر محل مین ہر ایک کی ارادہ خلاف کا کری
نقصان نہ پاوئی کری اگرچہ کہ گناہ ہی اور شرط نہین ہی جاننا

معنی روزہ کی اور تفصیل مفطرات کی یعنی جو چیزین کہ روزہ کو باطل
کرتی ہین بلکہ اگر نیت روزہ کی کری اور ایسا خیال کری کہ جنابت
عمدا مضر نہین ہی لیکن عمل مین نہ لی آیا روزہ صحیح ہی مکروہ کہ وقت
مین نیت کی ارادہ امساک کا یعنی چھوڑنا اون چیزون کا جو روزہ کو
باطل کرتی ہین سوای جنابت کی کری اور وقت نیت کا واجب
معین مین باوجود التفات کی نکلنا صبح صادق کا ہی یا ہر وقت
شب سی اور عذر سی یا فراموشی سی ظہر کی آگی تک ہی اور غیر معین
مین اول شب سی ظہر تک مکروہ کہ مفسد ایک روزہ کا عمل مین
لی آیا ہوی اور سنت روزہ مین اول شب سی آفتاب غروب
ہوی تک ہی اور جایز ہی بجا لی آنا تمام روزہ رمضان کے
یا بعض کا ایک نیت سی [۱۴] شعبان کے اور غیر شعبان کے کافی
ہی رمضان سی خواہ ارادہ واجبی کا کری یا نکری اور اگر در
میان مین روزکے معلوم ہو کہ رمضان سی ہی واجب نہین
ہی تجدید [۲] نیت کی اور ایسا ہی اگر نیت قربت کے کری اور

۱۴ یعنی شعبان یا غیر شعبان مین ایک نیت سی کافی ہی

۲ اوپر کی حاشیہ مین گذرا کہ اگر شبہہ ظہر تک جاتا تجدید نیت کرے

اگر

اگر اوس روز کو روزہ نرکہی اور آگی ظہر کے معلوم ہوا کہ یہہ روزہ
رمضان کا ہی تجدید نیت کری اگر مفطر کو عمل مین نہ لی آیا ہوی
اور اگر بعد از ظہر کے معلوم ہوی واجب ہی امساک اور قضا
اوس روز کے اور جسوقت کہ روزہ مین رمضان کے ارادہ افطار
کا کری اور بعد توبہ کری تجدید کافی نہین ہی اور استدامہ
حکم نیت کے پر[۳] باقی رہی روز تمام ہوی تک پس اگر ارادہ کری
دن مین روزہ ہونی کا یا تردد کری یعنی رکہون یا نہ رکہون روزہ
باطل ہی بخلاف اسکی کہ عزم توڑنی کا کری زمان[۲] آیندہ مین یعنی
تہوڑی وقت کی بعد اور روزہ مین عدول نہین ہی یعنی ایک
روزہ سی دوسری روزہ کی طرف نیت پہیر لینا فصل دوسری
بیان مین مفطرات کی ہی اور وہ کتنی چیزین ہی پہلا کہانا عمدا
دوسرا پینا عمدا تیسرا جماع عمدا بقدر حشفہ یا زیادہ عورت سی
یا مرد سی یا حیوان سی آگی سی یا پیچہی سی جلتی ہوی سی یا مری ہوی
سی بزرگ سی یا کوچک سی فاعل ہوی یا مفعول ہوی اور

۳ بر واجب سی کافی یعنی ادا سی منہ

۲ فساد روزہ کا قصد سی افطار کے زمانہ آیندہ مین خالی قوت سے نہین ہی منہ

جسوقت کہ درمیان مین جماع کی اوسکو یاد آنی کی ساتھہی یا مختار
ہونی کی ساتھہی بی توقف بہار نکالی روزہ صحیح ہی اور اگر نکری
ایسا روزہ باطل ہی چوتہا جہوٹ خدا پر اور انبیا پر اور اوصیا
پر عمداً امر دنیا مین ہو یا امر دین مین ہو فتوی ہوی یا نہوی رجوع
کری یا نکری جاہل ہوی یا نہوی عربی سی ہوی یا نہوی قول ہوی
یا نہوی صریح ہوی یا نہوی ہان نقل کرنا جہوٹ کا یا ارادہ سی
شوخی کے یا تقیہ سی یا اعتقاد سی صدق کی اور معلوم ہوا کہ جہوٹ
تہا یا اعتقاد سی جہوٹ کی اور معلوم ہوا کہ صدق تہا یا ہولی
سی یا کسی سی خطاب نکری یا خطاب کری کسی سی کہ نہ سمجھی وہ
شخص نی نقصان نہین رکہتا ہی پانچوان عمداً ڈوبانا تمام سر کو
خالص پانی مین تنہا سوای بالون یا بدن کی سات دفعۃً یا تدریجاً
یعنی کم کم نکروہ کہ سر پہ چیز ایک رکھی کہ وہ چیز مانع ہوی پہنچنی
سی پانیکی یا بعضی سر کو ڈبادی پانی مین اور بعد از باہر آنیکی
۲۲ باقی کو پانی مین ڈبادی یا شک کری تمام سر ڈوبا ہی یا نہین یا عاد الٹ

٣ احوط جاری ہونا حکم کا ہی ہر قسم کے پانی مین خصوصاً مضاف پانی مین

جبتر ڈوبی کہ تمام سر پانی مین نہین ڈوبا یا پہولی سی یا جبر سی سر ڈوبا

پانی مین ڈوبا یا پس یہہ تمام صورتون مین روزہ اوسکا صحیح

ہی اور جسوقت کہ روزہ واجب معین مین وقت ہی ارتماس

کی نیت غسل کی کری غسل اور روزہ اوسکا دونو باطل ہی ہان جسوقت

کہ پانی مین ڈوبی بعد یا وقت مین باہر نکلنی کی پانی سی نیت غسل

کی کری غسل صحیح ہی اور جاہل یعنی نہین جاننی والا مسئلہ کا غیر عالم

رکہنی والا مانند عمدا کرنی والی کی ہی جہتا پہونچانا غبار غلیظ کا یا

رقیق کا کہ تحرز یعنی پرہیز اوس سی دشوار ہووی خواہ وہ حلال

ہووی یا حرام ہووی حلق مین عمدا اگرچہ حفاظت نکرنیکی سبب سے

ہووی خواہ غبار خود اوتہا اوی یا خود نہ اوتہاوی مگروہ کہ بی اختیار

یا بہولی سی حلق مین جاوی اور دہوان حقی کا اور اسکی سر بکا

بہی فساد کرنی والا روزہ کا ہی ساتوان عمدا باقی رہنا جنابت

پر صبح صادق نکلی تک رمضان مین اور غیر رمضان مین اور نہ

صبح کرنا سوای عمدا کی قضای رمضان مین مانند عمدا کی ہی اور روزہ تتابع

مین کفارہ کی اوسکی سبب سی باطل نہین ہوتا ہی ہان اگر شب مین جنب
ہوی اور غسل کو بھول جاوی ایک روز تک یا زیادہ ایک روز سی روزہ
فاسد ہی اور ایسا ہی جسوقت کی سبب کو جنابت کی ایسی وقت
مین موجود کری کہ وسعت غسل کے نرکھتا ہوی اور اگر غیر از تیمم کے
وسعت نرکھتا ہوی گناہ گار ہی اور روزہ معین صحیح ہی اگر تیمم
بدل غسل کی کیا ہوی اور اگر ملاحظہ کری وقت کو اور گمان کری
کہ وقت وسعت رکھتا ہی اور بعد معلوم ہوا کہ وقت تنگ
تھا اوپر اوسکی کوئی چیز نہین ہی اور ملاحظہ نکرنی سی لازم ہی
قضا اور ترک کرنی والا تیمم کا مانند غسل کو ترک کرنی والی
کی ہی اور واجب ہی کہ صبح تک بیدار رہی تیمم سی اور غسل حیض
کا اور نفاس مانند غسل جنابت کی ہی پس حدث اون حیض اور
نفاس کا مانند حدث اوس جنابت کی ہی باطل کرنی مین روزہ
کی اور اون احکام مین جو گذری ہین اور آگی آتی ہین اور لیکن
مستحاضہ پس وہ جو کچھ کہ دخل رکھتی ہین روزہ مین اغسال سی

اوس

اوس مستحاضہ کی غسلین روز کی ہین کہ واسطی نماز کی واجب ہوی
ہوین اور واجب نہین ہی غسل کرنا فجر کی اگی مستحاضہ کی اور جسوقت
کہ شب مین رمضان کی جنب ہوی اور سو جاوی اور ممکن ہوی بیدار
ہونا اوسکو صبح تک اور بیدار نہین ہوا روزہ اوسکا صحیح ہی
اگر نیت غسل کی رکہتا ہووی ہان اگر بیدار ہوی اور پہر سووی
واجب ہی قضا اور اگر بعد از دو دفعہ بیدار ہونیکی پہر سویا لازم ہی
کفارہ اور قضا اور بیدار ہونا اوس خواب سی کہ جسمین محتلم ہوا تہا
حساب مین نہین ہی اور جس کسی کو کہ غسل یا تیمم ہو نہ سکی اوس سی ساقط
ہی شرط ہونا طہارت کا روزہ مین ویسا ہی روزہ رکہی آٹہوان
نکلنا منی کا ہی اختیار سی نوان حقنہ پتلی چیز سی اور حقنہ مرد کی
پیشاب کی جاپی مین جایز نہین بلکہ جایز ہی پونچانا جوف مین یعنی نیت
مین ہر روزن سی بدن کی غیر از مہ کی مگر وہ کہ حقنہ پتلی چیز سی
یا کہانا یا پینا ہووی ہان جسوقت کہ روزن غیر از مہ کی ہووی کہ
غذای بدن اوس روزن سی حاصل ہووی وہ روزن حکم مہ کا رکہتا ہی

دسواں نام کو قی عمدا اور جسوقت کہ چیز ایک شب مین کہاوی
کہ واجب ہوی قی کرنا اوسکا روزہ مین روزہ اوسکا باطل ہی
فصل تیسری تو ابع مین روزہ کی ہی اور اوس فصل مین کئی بحث ہین
بحث پہلی باطل نہین ہوتا ہی روزہ چوسنی سی یا چبانی سی یا چکہنی
سی کسی چیز کو جب تک کہ عمدا اسباب حلق تک پہنچنی کا ہوی پس
اگر ہولی سی حلق تک پہنچ جاہی نقصان نہین رکہتا ہی اگرچہ پی
اسباب منہ مین لیا ہوی اور ایسا ہی نگل جانا ریت اور تہوک کا
ہرچند جمع ہونا منہ کا واسطی تصور چیز ایک کی ہوی ہان جسوقت
کہ تہوک یا ریت منہ کی اندر سی تہا یا چیز ایک کے ساتہ باہر آوے
اور بعد نگل جاوی باطل کرنی والا روزہ کا ہی مکروہ جو کچہ کہ باہر آگیا
تہوک مین منہ کی اندر کم نام ہوجاوی اور ایسا ہی ہی غیر تہوک
اور اگر خون تہوک مین ملی اور اوسکو نگل جاوی احوط قضا اور
کفارہ جمع ہی یعنی ملنو کفارہ اور جسوقت کہ نگل جاوی وہ جو کچہ
کہ جٹہ مین دانتون کی رہتا ہی قضا اور کفارہ اوپر اسکی لازم ہی

سرکہ ... جسوقت ... یعنی ... پہنچی ... مین

اور بہولی سی نقصان نہین رکہتا ہی اگرچہ باہر لی آئی مین اوسکی
کو ناہی کری بحث دوسری جانکہ نہین جانتی والا حکم مین جانی
والی کی ہی پس اگر کہاوی مفطر کو اعتقاد سی یہہ کہ روزہ فاسد
ہوا ہی یا سنت ہی صحیح سمجہا ہی ہوی اور اتیتا ہی ہی جسوقت کہ
کوئی ہی جبر کری افطار پر اور خود کہاوی یا یہہ کہ تقیہ سی مفطر کو
کہاوی بخلاف اوسکی جسوقت کہ جبراً حلق مین اوسکی ڈالی یا ان
جسوقت کہ تقیہ سی افطار کری بعد از غروب ہونی آفتاب کے
اور سرخی مشرقی ڈہلنی کی آگی یا چیز ایک کہاوی کہ مفطر نہین ہی
آگی مخالفین کے دور نہین ہی صحیح ہونا روزہ کا بحث تیسری
قضا اور کفارہ لازم ہونا ہی عمداً سی غیر از قی کی مفطرات سی
ہر روزہ مین کہ کفارہ اوسمین ہی مانند روزہ رمضان کے
اور قضا اوس رمضان کے اور نذر
معین اور روزہ اعتکاف کا جسوقت کہ واجب ہونا اور
لیکن غیر ان روزہ کی مانند روزہ نذر مطلق کے اور کفارہ کی اور

۲ اور قضا اوس روزہ کی ہی ... ۳ عمداً قضا رمضان مین اور نذر معین مین اور روزہ اعتکاف ... مین سبب کفارہ ... ہی

سنت کی پس گناہ افطار میں اوہکی نہیں ہی اور فرق نہیں ہی
واجب ہونی میں کفارہ کی درمیان میں جاننی والی کی اور جاہل
مقصر متنبہ کی یعنی جانکر اور آگاہ ہوکر تقصیر کرنی والا سمجھی میں مسئلہ
کی اور غیر مقصر پر کفارہ لازم نہیں ہی اور کفارہ رمضان میں
مکلف اختیار رکھتا ہی درمیان میں عتق رقبہ کی یعنی بندہ آزاد کرنا
اور روزہ رکہنا دو مہینی کی پی درپی اور کہانا کہلانا ساٹھ مسکین
کو خواہ افطار حرام سی کری یا غیر حرام سی کری ہان کفارہ مکرر
ہوتا ہی مکرر کرنی سی سبب اوس کفارہ کا دو روزہ میں یا زیادہ
دو روزہ میں بخلاف اسکی جسوقت کہ ایک روزہ میں مکرر ہوی مکرر
مگر جماع ہوی اور جس جاتی کہ قضا واجب ہوی سبب سی ترک
کرنی ملاحظہ صبح کی کفارہ لازم نہیں ہی اگرچہ امساک رمضان
میں واجب ہی اور ساقط نہیں ہوتا کفارہ سبب سی عارض
ہونی حیض کی اور دیوانگی کی اور سفر کی اوپر اوسکی سر کیا یا ان
جسوقت کہ افطار کری اور معلوم ہوا کہ شوال ہی تہا کفارہ

ساقط

ساقط ہی اور جو شخص کہ افطار کری ماہ رمضان مین جان بوجکر
پس اگر حلال جانی مرتد ہی اور اگر حلال نجانی پچپس تازیانہ حد ...
ہی اور تیسری مرتبہ مین مارا جاوی ۔ اور جسوقت کہ روزہ دار
اکراہ کری یعنی جبر کری اپنی عورت روزہ دار کو جماع پر اوپر اوس
مرد کی دو کفارہ اور دو حد لازم ہی اور اگر جبر نکری اوپر ہر ایک کے
ایک کفارہ اور ایک حد اور سوای اوس صورت کی جو ذکر کی گئی
ہی اوپر ہر ایک کی کفارہ دوسری کا لازم نہین ہی نہ مرد کا عورت
پر اور نہ عورت کا مرد پر ہان جسوقت کہ کوئی بہی ایک زن کو
اکراہ کری اعتقاد سی یہہ کہ عورت اپنی ہی قول واجب ہوتی ہی پر کفارہ
کا مرد پر خالی قوت سی نہین ہی اور جسوقت کہ اوپر کسو کی بہی واجب
ہوی روزہ رہنا دو مہینے کا پی درپی کفارہ مین یا نذر مین اور اوسکے
سر بکی اور عاجز ہوی اتہار روزہ پی درپی روزہ رکہی اور اگر
بعد از ایک روز اور ایک مہینی کی معلوم ہوا کہ عاجز ہی اتہار روزہ
شروع سی رکہی اور جسوقت کہ اوس اتہار روزسی بہی عاجز ہوی

اتہار امد صدقہ دیوی اور اگر اوس اتہار امد سی بہی عاجز ہوی
صدقہ دیوی جتنا ہو سکی اتنا اور نہو سکنی پے استغفار کری نیت
سی بدلیت کی اور جسوقت کہ کوی ایک عاجز ہوی خصال کفارہ سے
یعنی تینو کفارہ دینی سی مانند ماہ رمضان کے پس اختیار رکہتا ہی درمیان
میں اتہار اور روزہ رکہنی میں اور صدقہ دینی میں جتنا
ہو سکی اتنا اور عاجز ہونی سی اون چیزون سی بجالی آوی اونکو
موافق مقدور کی اور ایسا ہی نہو سکی استغفار کری بدل کفارہ
سی اور بعد از قدرت کی کفارہ دیوی اور جایز ہی شرع کرنا یعنی
ثواب کے واسطی کفارہ میت کی طرف سی دینا نہ زندہ کی طرف سی
بحث چوتہی واجب ہوتی ہی قضا فقط رمضان میں کتنی چیزون
سی پہلے چیز فعل مفطر یعنی عمل میں لی انا مفطر کا اگی ملاحظہ فجر
سی باوجود قدرت رکہتی ملاحظہ پر جسوقت کہ معلوم ہوا فعل
مفطر کا بعد از فجر کی تہا اور ایسا ہی جسوقت کہ بعد از ملاحظہ
اسکے اور شک یا ظن طلوع فجر پر ہوی اور اگر عاجز یا غیر پہچانی ٢٢٤

اوسط اختیار کرنا روزہ کا ہی اور نہایت احتیاط جمع کرنا ہی درمیان میں ہر دو کے یعنی روزہ اور صدقہ کا

والا وقت سی ہوی یا وہ کہ ملاحظہ کری اور فجر کو نہ دیکھی قضا بھی لازم

نہین ہی اگرچہ معلوم ہوی کہ فعل مفطر کا بعد از فجر کی تہا اور حکم ملاحظہ

کا خاص سی رمضان کی سات اور غیر رمضان مین جسوقت کہ معلوم

ہوی کہ بعد از فجر کی تہا قضا لازم ہی دوسری فعل مفطر کا سبب سے

اعتماد کی قول غیر پر باوجود قدرت رکہتا ہوا ملاحظہ پر تیسری ترک

کرنا عمل کا کہنی سی خبر دینی والی کی طلوع فجر پر گمان سی مسخرگی کی یا یقین

نہونی سی صدق پر اوس خبر دینی والی کی بخلاف اسکی جسوقت کہ

ایک شخص عادل خبر دیوی اور احتمال مسخرگی کا نہوی پس کفارہ

بھی لازم ہی چوتہی فعل مفطر کا تقلید سی اوس کسی کی کہ خبر دیوی کہ شب

داخل ہوی جسوقت کہ تقلید جایز ہوی سبب سی اندہی پنی کی یا دو

شخص عادل خبر دیوین اور باوجود جایز نہونی تقلید کی تقلید

کری کفارہ بھی لازم ہے اگرچہ جاہل ہوی اس حکم سی اور غیر رمضان

رمضان سی اس حکم مین برابر ہی معنی تقلید کا یہہ ہی کہ غیر

کے کہنی پہ بی تحقیق کریکی عمل کرنا پانچوین افطار سبب سے اندہیری کی یقین

احوط قضا ہی افطار

کری کہ شب داخل ہوی اور آسمان مین مانع ہووی اور شاید قول
کفارہ سی صورت مین شک کی باطن کی وجہ رکہتا ہی اگرچہ جاہل
ہوی افطار جایز ہونی کا ہان جسوقت کہ آسمان مین مانع ہووی اور
ظن کری شب داخل ہونی کا قضا لازم نہین ہی اور غیر رمضان
رمضان سی برابر ہی اس حکم مین ہی جہتی پانی مہ مین لینا واسطی
ٹہنڈا ہونیکی جسوقت کہ بی اختیار حلق تک جاوی اور قابل ہونا
سات اوسکی کہ بی سبب پانی مہ مین لینا حکم اوسکا رکہتا ہی خالی
قوت سی نہین ہی اور غیر پانیکا ملحق پانیکی سات نہین ہی اس
حکم مین ایسا ہی ہی کہ واجب نہین ہوتا حلق مین جانی سی پانیکی
غیر مہ سی پس قضا واجب نہین ہوتی حلق مین جانی سی پانیکی
کلی مین واسطی وضو کی یا غسل کے باید اوسکے یعنی علاج کی یا دور
کرنی نجاست کی اور ملنی مین غیر رمضان کی اوس رمضان
سی کلی مین واسطی تبرد کی یعنی خنک ہونیکی وجہ ایک ہی قوی
پس روزہ معین مین قضا کری اور غیر اوس روزہ معین مین باطل

۲ احوط الحاق کرنا غیر پانی کا ہی پانی کی سات اور الحاق کرنا استنشاق کا یعنی ناک مین پانی لینی کا کلی کی سات

۳ احوط وضو مین واسطی نماز نافلہ کی قضا اوس روزہ کی ہی

ہوجاتی

ہوتا ہی روزہ فصل جو بہتی حرام ہی روزہ دو عید کا کہ ایک عید
رمضان کی دوسری عید بکر عید کے اور ایسا ہی ہی روزہ گیارہوین
کا اور بارہوین کا اور تیرہوین کا بکر عید مین واسطی اوس شخص کے
جو منی مین ہوی اور جسوقت کہ نذر کری ہر جمعرات کو روزہ
رہنی کی اور جمعرات عید کو آوی قضا اوس روز کی واجب ہی
اور ایسا ہی ہی جسوقت کہ سفر یا مرض یا حیض عارض ہوی واجب
ہی مستحب المقدمہ امساک کرنا تہوڑا پیش از طلوع فجر کی اور
تہوڑا بعد از ڈہلنی سرخی مشرق کے فصل پانچوین شرط ہی صحیح ہونین
روزہ کی بلوغ اور ایمان اور عقل پس روزہ بچی کا صحیح نہین ہی اور
ایسا ہی روزہ مخالف کا پس جسوقت کہ درمیان مین روزہ کی
مرتد ہوی اور بعد ایمان لی آوی روزہ اوس کا صحیح نہین ہی
اگرچہ پیش از ظہر کے تجدید نیت کری اور ایسا ہی روزہ دیوانے
کا اگرچہ ادواری ہوی یعنی کبہو دیوانہ ہی اور کبہو ہوش مین
رہی تمام روز رہی یا بعض ورمین اور ایسا ہی روزہ مست کا

اور بیہوش کا اگرچہ نیت کرا ہووی ہان صحیح ہی روزہ جو کوئی کہ
شب مین نیت کری اور دوسری شب تک سووی اور جسوقت
کہ نیت نکری اور ظہر تک سووی روزہ باطل ہی اگر واجب
ہووی اور بہی شرط ہی صحیح ہونی مین روزہ کی خالی رہنا حیض
سی اور نفاس سی اور روزہ واجب مسافر سی کہ نماز اوسکی قصر
ہووی باوجود جاننی حکم کی صحیح نہین ہی مگر تین جانی مین پہلی جائی
بدل ہدی یعنی قربانی کی واسطی حاجی کی دوسری اٹہارہ روزہ بدل
شتر یعنی اونٹ کہ واجب ہوتا ہی اوپر شخص ایک کی جو پیش از
غروب کے عرفات سی باہر اوی تیسری روزہ نذر کا کہ شرط کیا
ہووی کہ سفر مین بجا لاوی یا سفر مین اور حضر مین اور روزہ سنیت
سفر مین بہی صحیح ہی اور ایسا ہی مسافر جاہل حکم کا پس روزہ اوسکا
کا صحیح ہی اسلئی کہ حکم روزہ کا اوس جہت مین حکم نماز کا ہی اور وہ
جو کچھ کہ ذکر ہوا نماز مین روزہ مین بہی جاری ہی ہی اور نماز سے
۲۵ یعنی بہولنی والا ملحق جاہل سی نہین ہی اور اگر درمیان مین روزہ

کاکام

عالم ہوی کفایت نکریگا اور روزہ کہ سبب مرض کا یا شدت اوس
مرض کا یا سبب طول مرض کا یا سبب نقصان جان کا ہوی صحیح
نہین ہی اور خوف معتد یہ ضرر کا مانند یقین کے ہی[٢] اور جسوقت
کہ گمان سی نقصان نہونیکی روزہ رکہی اور بعد معلوم ہوا کہ سبب
ضرر کا تہا روزہ اوس کا صحیح ہی[٣] فصل چہٹی قسمونمین روزہ کی اور وہ
قسمین واجب ہی اور سنت ہی اور حرام ہی اور مکروہ ہی یعنی
کم ثواب ہی اور واجب چہ قسم پر ہی پہلا روزہ رمضان کا دوسرا
روزہ کفارہ کا تیسرا روزہ قضا کا چوتہا روزہ قربانی متمتع حج کا
پانچوان روزہ نذر کا اور عہد کا اور قسم کا اور اوسکی سریکا
چہٹا روزہ تیسری روز کا اعتکاف کی اور اس جائی مین کتنی
فصل ہین فصل پہلی معلوم ہوتا ہی چاند دیکہنی سی اور تواتر سی
اور شیاع سی کہ سبب یقین کا ہوی پس واجب ہی روزہ اوس
ہر شخص کے کہ یقین ہم پہونچاوی رمضان کی چاند پر اور افطار اوس
ہر شخص کے کہ یقین ہم پہونچاوی شوال کے چاند پر اگرچہ تنہا ہوی اور

شہادت کو اوسکی رد کری اور حکم حاکم کا کہ معلوم نہین ہوی
خطا اوسکی حکم مین یقین کے ہی اور ایسا ہی بینہ شرعیہ یعنی دو عادل
واسطی کسی ایک کی کہ آگی اوسکی شہادت دیوین بخلاف ایک
عادل کے اور ایسا ہی اعتبار نہین ہی بغیر اوسکی جو کہ ذرا سند شہادت
عورتون کے اور حساب نجومیونکا اور طوق کرنا چاند کا اور چھوٹے
اونکی اگرچہ سبب مظنہ کا ہوی اور ضابطہ ہر مہینی مین کہ اول
اور آخر اوس مہینی کا معلوم نہوی تیس روز ہی خواہ ایک مہینا
ہوی یا زیادہ ہوی جسوقت مین کہ معلوم نہوی کہ بعضی اوس
مہینی سی کم ہی اور جو شخص کہ ماہ رمضان کو بخصوص نجانی اجتہاد
کری یعنی کہ شش روز دریافت کری تا مظنہ حاصل ہوی یعنی گمان
اور مظنون مہینی کو یعنی گمانی مہینی کو روزہ رکھی اور اگر بعد معلوم
ہوا کہ مظنون مہینا رمضان سی آگی تھا قضا واجب ہے بخلاف
اسکی کہ معلوم ہوی کہ بعد از رمضان کی تھا اور جسوقت کہ مظنہ
کری دوسری مہینی کا دوسری مظنہ پر عمل کری اور جسوقت

که مظنه حاصل هوی اختیار کری جس مهینی کو که چاهی بشرط یهه که
درمیان مین پهلی سال کی مهینی کی اور دوسری سال کے مهینی کے
گیاره مهینی هوی اور اقوی وه هی که ادا ساقط هی اور قضا واجب
هی هان اگر یقین رکهی که یهه مهینا که قصد روزه کا اوس مهینی کا
رکهتا هی مقدم رمضان کی مهینی پر نهین هے واجب هے روزه اوس
مهینی کا نیت سی ما فی الذمه کی اور جسوقت که چاند دیکهی هوی
مهینی کو روزه رکهی اور وه مهینا انتیسا هوی اور بعد معلوم هوا
که رمضان تهاا اور رمضان تمام تهاا ایک روز قضا کری اور
اگر شوال یا بکر ید هوی دو روز قضا کری اور حکم رمضان کے
عید کے روز کا مهینا ایک که اوس مهینی مین روزه رکهانا جائی
مین رمضان کی حکم رمضان کی عید کا رکهتا هی فصل دوسری
واجب هی روزه بالغ اور عاقل پر یعنی دیوانه نهوی صحیح حاضر
پر اور جو شخص که حکم مین حاضر کی پس واجب نهین هی بچی پر
اور دیوانی پر اگرچه که ادواری هوی که بعض روز مین دیوانی

عارض اسکو ہوی اور ایسا ہی ہی بیہوشی اگرچہ بعض روز مین
ہوی اور بیماری کہ روزہ اوس بیماری سی ضرر کری اور اگر بیماری
ظہر کی آگی دور ہوی تجدید نیت کری اگر مفطر کو عمل مین نہ لی آیا
ہوی اور روزہ رمضان کو رکہی اور واجب نہین ہی روزہ مسافر
پر جو سفر کری زوال کی آگی باوجود جاننی مسئلہ کے بخلاف اوسکی
جو سفر کری زوال کے بعد اور جسوقت کہ مسافر ظہر کی آگی وارد ہووے
گہر مین اپنی یا محل اقامہ پر مفطر کو عمل مین نہ لی آیا ہوی تجدید نیت
کری اور روزہ صحیح ہی اور زیاد سفر کرنی والا اور سفر کرنی والا
سفر معصیت کا اور جو کوئی کہ بعض روز کسی جائی مین رہا ہووی
تو دوسی حکم مین رہنی والی کی ہین اور قدر مسافت چار فرسخ ہی
اور مسافر جاے جائی مین افطار کری اگرچہ نماز تمام کرنا جایز ہی
اور ایسا ہی جو کوئی کہ بعد از ظہر کی سفر کری اگرچہ کہ روزہ اوسپر
لازم ہی اور افطار لازم ہی جسوقت کہ بعد از ظہر کی وارد ہووے
اگرچہ نماز تمام کرنا لازم ہی اور کتاب مین نماز کی گذرا کہ مدایں ۲۶

بشرط پلیتی ہووی روز مین یا شب مین بلکہ ہی سیر کے بعد بہی روز بمکث اور سوا اوسکا احوط رکہنا روزہ کا اور قضا کا ہی منہ

قصر کری نماز کو منہ

داخل

داخل ہوتی ہین اور خارج ہوتی ہین پونہچنا حد ترخص پر ہی پس اگر
حد ترخص کے آگی افطار کری اور قضا اور کفارہ اوسپر لازم ہی
اور سفر کرنا رمضان کی مہینی مین اور روزہ معین مین جایز ہی
اور صحیح نہین ہی روزہ حیض والی سی اور نفاس والی سی اور
واجب ہی قضا فصل تیسری شرطو مین قضا کی ہی اور وہ شرطین
بلوغ اور عقل اور اسلام ہی پس جسوقت کہ صبح کی آگی یا وقت طلوع
صبح کی بالغ ہوی روزہ اوسپر لازم ہی اگرچہ جنب ہوی اور
جسوقت کہ شک کری تقدم مین ہشیار کہی اوپر آخر مین ہونی
مجہول تاریخ کی اور جسوقت کہ تاریخ اور وقت کسو کا بہی معلوم
نہوی روزہ بہی واجب ہی اور ایسا ہی دیوانگی فعل سی بندہ
کی ہوی یا خدا کی طرف سی ہوی اور ایسا ہی قضا واجب نہین ہی
مغمی علیہ پر یعنی بیہوش خواہ بیہوشی کی آگی نیت روزہ کی کیا ہوی
یا نہ کیا ہوی خواہ جانی کی روز مین بیہوشی حاصل ہوتی ہی یا نہین
خواہ جانی علاج مفطر سی دمین کرنا ہوگا یا نہوگا اور واجب نہین

ہی کافر پر کہ اسلام لی آوی اگرچہ درمیان مین روزکی ہوی بلکہ تمام
کرنا اوس روزکا ہی واجب نہین ہی ظہر کی آگی ہوی یا بعد ظہر کی
ہوی ہان اگر فجر کی آگی اسلام لی آوی روزہ لازم ہی اور مرتد
ملی پہ یا فطری پر قضا واجب ہی اور روزہ مخالف کا برابر ہی نمازکی
سی اوسکی قضامین اور سوای اوسکی جو گذرا اور مانند نایم کی
یعنی سونی والا اور غافل اور مست حلال سی ہوی یا حرام سی ہوی
قضا اوہنون پر لازم ہی اور واجب ہی افطار بوڑہی عورت
پر اور بوڑہی مرد پر اور صاحب عطش یعنی پیاس کا مرض کہنی
والا کہ روزہ اسپہ مشقت ہی اگرچہ بعید از ہو سکنی کی واجب
ہی اسپہ قضا اور فدا یعنی صدقہ ہر روز سی ایک مد اور ایسا ہی
ہی عورت حاملہ یعنی جو پیٹ سی ہی کہ نزدیک ہوی جننا اوسکا
اور روزہ اوسکو ضرر کرہی اور عورت دود پلانی والی کہ دود
اوس کا کم ہوی اور فدا کو اپنی مال سی دیوین خواہ خوف بچہ
پہ ہوی یا اپنی پہ ہوی اور فرق نہین ہی درمیان مین اپنی

بچی کی یا غیر کی بچی کی اجازہ سی ہوی یا تبرع سی ہوی مخصر ہوی مرضعے
یعنی دود پلانی والی یا ہوی اور جسوقت کہ کوئی تبرع کری دود پلانی
مین بچی کی یا باپ اوس بچی کا کوئی بہی عورت کو اجازہ کری بچی
کی مان پر چیز ایک لازم نہین ہی اور جایز ہی خود دود پلاوی
اگرچہ سبب افطار کا ہوی فصل چوتہی جلدی قضا مین واجب
نہین ہی اور ایسا ہی ہی تتابعت اور تعین یعنی جو اگی قضا ہوا اوسی
اگی معین کر کر قضا کرنا واجب نہین ہی پس اگر مثلا نیت قضای
دسوین روز کی کری کفایت کرتا ہی اور جسوقت کہ معلوم ہوی
کہ روزہ ادا اوس روز کا کہ ارادہ قضا کا اوسکی کیا تہا صحیح نہ تہا
غیر سی اوس روز کی کفایت نکریگا اور اگر درمیان مین روزہ
کی معلوم ہوی پلٹنا نیت کا اور تجدید نیت کی ظہر کی اگی کفایت
نہین کرتی ہی بنا کرتی اوپر احوط کی اور واجب نہین ہی ترتیب
اگر اوپر اوسکی دو رمضان لازم ہوی اور دور نہین ہی جب
ہونا رمضان حاضر کا جسوقت کہ وقت تنگ ہوی اور ایسا ہی

ترتیب لازم نہین ہی درمیان بین قضا کی اور غیر اوس قضا کی
ہان جایز نہین ہی سنت روزہ واسطی اوس شخص کی جو روزہ
واجب گردن پر اوسکی ہوی اگر ادا کرنی پر واجب کے قادر
ہوی واسطی سفر کی اور اسکی سہر کا مکروہ کہ نذر کری سنت روزہ
کو یا وہ کہ فراموش کری کہ روزہ واجب گردن پر اوسکی ہی
پس سنت روزہ صحیح چاہیئی ہوی اور جسوقت کہ درمیان بین
روز کی اوسکو یاد آوی کہ روزہ واجب گردن پر اوسکی ہی
وہ روزہ کو چھوڑ دیوی اور جایز ہی کہ ظہر کی آگی تجدید نیت
واجب کی کری اور جو کوئی کہ روزہ رمضان کی اوس سی
چھوٹی ہوین سبب سی مرض کی یا حیض کی یا نفاس کی اور اوسی
حال بین مری قضا والی پر واجب نہین ہی اور اگر بیماری دوسری
رمضان تک رہی قضا واجب نہین ہی ہان کفارہ ہر روز کا
لازم ہی اور قضا اوس سی کفایت نہین کرتی ہی اور غیر مرض
کی عذروں سی اوس حکم بین مانند مرض کی نہین ہی اقوی لیکن جسوقت ۲۷

۲ اوجاجمع کرنا ہی درمیان بین قضا کی اور کفارہ مکمل

کودرمیان

کہ درمیان مین دور رمضان کی مرض دور ہوا اور ہو سکنی
کی ساتھ اور عزم بہی اوس روزہ پر تاخیر کیا یہان تک کی
وقت تنگ ہوا اور عذر نمود ہوا قضا لازم ہی نہ کفارہ اور
اگر عزم بہی نہ تہا کفارہ بہی لازم ہی اور غیر مرض اس جای مین
مانند مرض کی ہی اور مقدار کفارہ جو ذکر کی کیا ہی ہر روز ایک
مد ہی اور اگر تیسری رمضان تک یا چوتہی رمضان تک علاوہ
باقی رہی کفارہ مکرر نہین ہوتا ہی فصل پانچوین واجب ہی
ولی پر میت کی روزہ کی قضا جو وقت کہ میت عمدا ترک
کری ہوی یا سبب سی مرض کی یا سفر کی اور اوسکی سر پر کی جو وقت
میت سی ہو سکتی تہی قضا اور سستی کیا ہوی اور مراد ولی
سی قضا مین نماز کی گذرا اور اگر میت ولی نہ رکہتی ہوی پس
اختیار رکہتی ہین درمیان مین قضا کی اگرچہ اجرت کی ساتھ
اصل مین سی ہوی اور درمیان مین صدقہ کی ہر روز سی ایک
مد مکروہ کہ وصیت کری ہوی کہ تیسری حصہ مین اسکی مالکی دیوین

٢ [illegible] سی قضا ... نہین ہی منہ

٣ احوط وہی کہ صدقہ اور اجرت قضا پر واکلی سی تمام ورثہ کی ہوی منہ

اور جسوقت که میت پر روزه دو مهینی کی پی در پی واجب هوی
علینا یعنی وهی روزه هوی اور بدل نهوی اس روزه کو یا تخییرا
یعنی بدل هوی اوس روزه کو جیسا که کفاره مین ولی اختیار
رکهتا هی درمیان مین اسکی هر دو مهینی کو روزه رکهی یا یهه که
ایک مهینا روزه رکهی اور دوسری مهینی کو هر روز ایک مد
صدقه دیوی مال سی میت کی اور ولی سی ساقط هوتی هی قضا
جسوقت که کوئی ایک تبرع کری یا یهه که میت وصیت کری
هوی که اجیر رکهین بشرط یهه که اجیر روزه کو ادا کری اور
جان که جایز هی افطار کرنا قضای رمضان مین اپنی سی هوی
قضا یا غیر سی جسوقت که آگی ظهر کی هوی اور معین نهوی اور
لیکن بعد از ظهر کی پس حرام هی اور کفاره اوسپر لازم هی اور
امساک واجب نهین هی اور کفاره اوسکا دس مسکین کو
کهانا کهلانا هی هر ایک مسکین کو ایک مد اور اگر یهه هی نه هو سکی
تین روزه رکهی اور لیکن واجب موسعی مین یعنی وقت

اوس کا وسعت رکھتا ہوی اور غیر از قضای رمضان ہوی پس جایز
ہی فطار آگی ظہر کی اور بعد از ظہر کی خاتمہ اعتکاف مین ہی اور
وہ اعتکاف مسجد مین رہنا ہی ارادہ سی قربت کی اور اوس
اعتکاف مین کتنی بحث مین بحث پہلی شرطون مین اوس اعتکاف
کی ہی اور وہ شرطین کتنی چیزین ہین پہلی چیز بالغ ہونا دوسری
عقل تیسری ایمان جوتھی نیت تعیین یعنی مقرر کرنا اخلاص کے
اور قربت کی سات اور سنت مین ارادہ سنت کا کفایت
کرتا ہی اگرچہ کہ روزہ تیسری روز کا واجب ہوی بعد از دو
روز کی اور ابتدا اعتکاف کا اول فجر ہی اور نیت شب مین
کفایت نہین کرتی اور جایز ہی نیت کرنا طرف سی حی
کی اور طرف سی میت کی اور جایز نہین ہی پلٹنا اعتکاف سی
دوسری اعتکاف کی طرف مکروہ کہ گمان سی واجب کی
نیت کری اور معلوم ہوا کہ واجب نہ تھا یا پنجوین روزہ
کہ ہوی جنس اعتکاف مین کہ ہوی کافی ہی پس وہ جو کچہ

کہ روزہ مین شرط ہی اور اوس اعتکاف مین بہی شرط ہی
پس اگر تیسرا روز اعتکاف کا عید ہوی اعتکاف اوس کا بہی
صحیح نہین ہی اور اگر چوتہا روز یا پانچوان روز ہوی دور
نہین ہی صحیح ہونا اور اعتکاف مسافر سی صحیح ہی بنا کرتی
اوپر مختار کی جایز ہونی سی سنت روزہ کی سفر مین جیسا
کہ جایز ہی اعتکاف اون واجب روزون مین کہ جو سفر
مین جایز ہین چہتی گنتی ہی کم تین روز سی جایز نہین ہی اور
جسوقت کہ نذر کری اعتکاف روز ہای معین کو اور تیسرا
روز اوس اعتکاف کا عید ہوی نذر اوسکی غیر منعقد ہی
یعنی غیر صحیح ہی اور اعتکاف اوس کا فاسد ہی اور مراد تین
روز سی اول صبح ہی تیسری روز کی مغرب تک پس در
میان کی دو راتین داخل ہی اور لیکن جسوقت کہ پہلی
رات یا چوتہی رات کو یا زیادہ حالت نیت مین اعتکاف
مین محسوب رکہا تہا داخل اعتکاف ہین چاہیی ہوی سبب سی

۲۸

اسکی کہ اعتکاف کو حد نہین ہی اگرچہ بعد از مہر دو روز کے
تیسرا روز واجب ہی اور جایز ہی تلفیق یعنی تہوڑا پہلی
روز کا اور تہوڑا چوتہی روز کا ملا کر تین روز پوری کرین
بشرط اتصال اور اگر نذر کری اعتکاف تین روز کا بغیر
دو شب کی جو درمیان کی ہین پس صحیح نہین ہی اور
جسوقت کہ نذر کری اعتکاف ایک مہینی کا پہلی شب داخل
ہی اور جایز ہی کہ وہ مہینا ہلالی ہوی یعنی چاند رات سی چاند
رات تک یا وہ مہینا عددی ہوی یعنی گنتی مین تیس روز ہوی
بلکہ جایز ہی تفریق یعنی جدا جدا اس طور سی کہ تین روز اعتکاف
کری یا یہہ کہ تین اعتکاف کری یا یہہ کہ تین اعتکاف کو جدا جدا
کری اور ہر اعتکاف سی ایک روز کو نذر سی حساب مین کہی
بلکہ یہہ حکم نذر مین تین روز کی جاری ہی مگر وہ کہ مقصود نذر سی
پی درپی ہوی اور جسوقت کہ نذر کری اعتکاف ماہ معین کو اور
چوتہی روز کو اوسی مہینی کے مثلا افطار کری گناہ کیا ہی اور واجب

اعتکاف باقی مہینی کا اور قضا کری وہ جو کچہ کہ فوت ہوا ہی مگر وہ
کہ نذر مین شرط کیا ہوی کہ اگر پی در پی نہوی نذر سی حساب نہوگا
پس اس صورت مین تمام باطل ہی اور لازم ہی دوسری مہینی
کو تازہ اعتکاف کری اور ایسا ہی جسوقت کہ نذر معین مہینی کی ہوی
اور لیکن معلوم نہوی سبب سی قید کی اور اوسکی سر کا پس اگر تعین
کری کہ وہ معین مہینا جا چکا ہی قضا لازم ہی اور جسوقت کہ نذر کری
کہ چار روز معین کو اعتکاف کری اور چوتہی روز کو خلل کری قضا
اوس چوتہی روز کے دوسری دو روز کے سات لازم ہی اور جسوقت
کہ پانچ روز کو نذر کری چہتی روز کو ملانا لازم ہی ساتوین جای
اور وہ جای مسجد جامع ہی ہان جایز نہین ہی ایک اعتکاف کو دو
مسجد مین کرنا اگرچہ دو مسجد ملی ہوی ہوین اور اگر وقت مین تنگی
کی ہونکی کہ مسجد مین زیست کری یعنی گذر اوقات اعتکاف اوسکا
باطل ہی اور بام مسجد کا یعنی دبابا اور سرداب اوسی مسجد کا
یعنی تہ خانہ اور منبر اور محراب داخل مسجد ہی اور جو کچہ کہ زیادہ

ہوی اوس مسجد مین حساب کرینگی اوسی مسجد مین اور قبر مسلم کی
اور قبر بانی کی داخل مسجد مین کوفہ کی نہین ہی اور جامعیتہ یعنی
مسجد کا جامع ہونا تبینہ سی یعنی خبر سی دو عادل کی اور شیاع سی
اور حکم سی مجتہد کی ثابت ہوتا ہی آٹھوین اذن یعنی پروانگی
شخص ایک کہ اذن اوس شخص کا معتبر ہی مانند مولی کی یعنی مالک
نسبت کرنی مملوک کی یعنی باندی غلام کی اور مستاجر یعنی جو
شخص کہ اجارہ دیتا ہی نسبت کرتی اجیر خاص کی یعنی جو شخص معین
کہ اجارہ لیتا ہی نوین باقی رہنا مسجد مین آخر اعتکاف تک
پس جسوقت کہ درمیان مین تین روز کی بغیر سبب مباح کی باہر
جاوی اعتکاف اوس کا باطل ہی خواہ عالم حکم سی مسئلہ کی
ہوی یا نہوی اور اگر بعد از تین روز کی باہر جاوی اعتکاف
تین روز کا صحیح ہی اور ما بعد اوس تین روز کا باطل ہی
اور اگر بی اختیار باہر جاوی اعتکاف صحیح ہی اور باہر نکلنا
بعض بدن کا کہ باوجود اوسکی عرف مین کہین کہ وہ شخص مسجد

بہین تہا نقصان نہین ہو کہتا اور مراد سبب مباح سی امور ایک
ہین کہ ضروری عقلا یا شرعاً یا عادةً مانند قضای حاجت کی اور
غسل کے اگرچہ مسجد مین ہو سکی اور تشییع جنازہ یعنی جنازہ کی سات
جانا اور عیادت یعنی دیکہنی جانا بیمار کو اور مشایعت یعنی سات
جانا مؤمن مسافر کی اور گواہی دینا اور سوای اونہونکی وہ گواہی
اپنی واسطی ہوی یا غیر کی واسطی ہوی یا عاقبت کی چیزون
پر ہوی یا دنیا کی چیزون پہ ہووی نقصان ترک مین اوس
گواہی کی ہوی یا نہوی ہان ہو سکی تک سایہ مین نہ چلی اور
نہ بیٹہی اور مشغول ہونا واسطی حاجت کی کہ صورت اعتکاف
کی سبب سے اوس حاجت کے بگڑ جاوی باطل کرنی والا ہی وہ سبب خواہ
عمداً ہووی یا سہواً ہووی اختیار سی ہوی یا بی اختیار ہوی اور سبب
لکی یہنا مسجد مین فی نفسہ حرام ہووی مانند جنابت سی یا فرش غصبی پہ
بیٹہنا اختیار سی ویقین کہتی ہوی غصبی پہ پس ترک کرنا خروج کو باطل
کرنی والا اعتکاف کا ہی بخلاف اسکی کہ واسطی ترک ادائی دین یعنی

قرض

قرض کے یا بیٹہنا جانی ہین غیر کے یا پہنا لباس مغصوب کے ہوی اور ایسا ہی
جسوقت کہ مسجد کو خاک غصبی سی فرش کئی ہووین احتیاط سی کہ
پرہیز اوس سی ہو نسکی اور جسوقت کہ عورت معتکفہ کو مرد اوسکا طلاق
دیوی طلاق رجعی کی سات پلٹی اپنی گہر کو اور عدہ بیٹہی اگر اعتکاف
معین ہوی اور واجب ہی قضا بحث دوسری اعتکاف دو قسم پر
ہی ایک واجب نذر سی اور مانند اوسکی دوسرا سنت اور
اعتکاف سنت واجب ہوتا ہی بعد از گذرنی دو روز کی مگر یہہ کہ
وقت مین نیت کی شرط کری کہ جسوقت کہ چاہی رجوع کری یعنی
پہر جاوی اعتکاف سی بلکہ جایز ہی شرط کرنا ہر چیز کو مگر جماع اور
اوسکی سریکا منافیات سی اعتکاف کی اور وہ شرط کہ جو ذکر ہوئی
نذر اعتکاف مین بہی جایز ہی اور جسوقت کہ نذر مین شرط نکرا ہو
اور اعتکاف مین شرط کری پس اگر ایام یعنی روز ان معین ہوین
شرط لغو ہی یعنی بی فایدہ اور اگر نہوی ایام معین حکم سنت اعتکاف
کا اوسمین جاری ہی اور معتبر ہی شرط مین اعتکاف کی نزدیک

ہونا اوس شرط کا نیت سی اور جسوقت کہ شرط کری اور حکم شرط
کو ساقط کری پس مانند اسکی ہی کہ شرط نکیا تھا اور علاقہ کرنا کسی
چیز پر اعتکاف مین جایز نہین ہی مگر یہہ کہ علاقہ کرنا جان پر
اور مسجد ہونی پر مکان کی ہوی اور مانند اوسکی اور جایز نہین ہے
شرط کرنا اعتکاف مین اپنی توڑ ڈالنا اعتکاف کو عذر کی یا اپنی دوسرے
اعتکاف کو بحث تیسری حرام ہی اعتکاف کرنی والی پر کتنی چیزین
پہلی چیز مباشرت یعنی نزدیکی کرنا عورتون کی سات جماع سی اور
لمس یعنی چہونی سی اور تقبیل یعنی بوسہ لینی سی سات شہوت کی ملکہ
اعتکاف اون چیزون سی باطل ہوتا ہی اور حکم عورت کا حکم مرد
کا ہی پس باطل ہوتا ہی اعتکاف اوسکا مس کرنی سی اور تقبیل شہوت
سی اور جماع آگی سی یا پیچہی سی حیوان سی یا غیر اوس حیوان کے دوسری
خوشبو سونگہنا لذت سی تیسری بیچنا اور خریدنا لیکن بیع صحیح
ہین اور سوای بیچنی کی اور خریدنی کی مانند اجارہ کی اور صلح کے
حرام نہین ہی اور ایسا ہی نقصان نہین رکہتا ہی بیچنا اور خریدنا

چیز

چیز ایک کا کہ مضطر ہی یعنی ناچار ہی طرف اوس چیز کی چوتھی
مجادلہ یعنی لڑائی لاو اقتدبلی واللہ کہہ کر امر دین مین یا امر دنیا
مین واسطے غالب آنے کی اور واسطے ظاہر کرنی فضیلت کی نہ واسطے
ثابت کرنی حق کی اور پہیرنی خطا سی اور جایز ہی فکر اور تدبیر
کرنا امر معیشت مین اور وہ جو کچھ کہ حرام ہی معتکف پر فرق
نہین ہی کہ روزہ مین ہوی یا شب مین ہوی مگر افطار کرنا اور
جسوقت کی فوت ہوی اعتکاف واجب اگرچہ واجب ہوا
اوس اعتکاف کا سبب سی گذرنی دوروزکی ہوی قضا اوسکی
واجب ہی اگرچہ سبب سی مانع کی فوت ہوا ہوی اور قضا
سنت اعتکاف کی مشروع نہین ہی اور قضا اعتکاف کی جو میت
نی نذر کری تہی ولی میت پر واجب نہین ہی اگرچہ شستی کئی
ہوی مگر یہہ کہ میت نذر کری ہوی کہ روزہ رکہونگا حال اعتکاف
مین بحث چوتہی وقت اعتکاف واجب مین کہ شرط رجوع کا
اوس اعتکاف مین نہوی جماع کری خواہ شب مین ہوی یا روز

مین ہوی کفارہ لازم ہوتا ہی اگرچہ واجب ہونا اعتکاف کا
سبب سی گذرنی اعتکاف دوروز کی ہوی اور کفارہ اعتکاف
کا مانند کفارہ رمضان کی ہی پس اگر روز مین رمضان کی جماع
کری اور معتکف ہوی اعتکاف سی واجب معین کی دو کفارے
اوسپر لازم ہی اور ایسا ہی قضای رمضان مین اگر بعد از زوال
کی جماع کری اور جسوقت کہ نہار مین رمضان کی جورو ی
معتکفہ کو اعتکاف واجب کی سات اکراہ کری یعنی جبر سی
جماع کری چہار کفاری اوس مرد پر لازم ہی تمام ہوی یہہ
کتاب فضل سی خدا کی اور تصدق
سی رسول خدا کی اور ائمہ ہدیٰ کی

سترہوین تاریخ ربیع الاول کی روز جمعہ کا ۱۲۷۹ہجری نبوی
تمام شد رسالہ مسمی بہدایت المومنین بتصحیح جناب مقدس القاب
فضایل مآب آقا ملا محمد حسن صاحب شوشتری سلمہ اللہ تعالی در مطبع احمدی
بید اقل عباد اللہ میرزا محمد علی شیرازی بتاریخ ۲۹ شہر شوال ۱۲۷۹

ہر نسخہ کہ بدون غلط نامہ باشد قابل اعتماد نیست لہذا غلط نامہ نوشتہ شد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۳	حاشیہ	حاشیہ مین	۳۲ ح	۱۰	رہراج ہین	رواج ہین	۴۸	۱۴	کرلی	کرلی
۲	۵	ہوای	سوای	۳۲ ح	۱۲	اہوط اوی	اہوط بلکہ اوی	۵۰	۳	عمدا	عمدا ہو
۵	۱	جالیس	چالیس	۳۴ ح	۵	کہنتی	کہنی	۵۰	۸	اورر داخل	داخل
۵	۴	دہڑ	دہڑی	۳۵ ح	۷	دوہونا	دہوتا	۵۰	۹	فیام	قیام
۵	۳	اتیمین	آتیمین	۳۶	۴	ظاہری	ظاہرہی	۵۱	۶	بہلو	پہلو
۵	۸	ہوجاہی	ہوجای	۳۶	۷	بری	بڑی	۵۳	۸	ہین ہی	ہین ہی
۵	۱۱	ہوناہی	ہوتاہی	۳۷ ح	۲	کہین	کہین	۵۶	۱۴	بہوکی	بہولی
۶	۴	نکڑی	ٹکڑی	۳۸	۲	آتوان	اتّوان	۵۷	۱۰	ہیں	ہین
۶	۸	بکریہہ	نگریہہ	۳۸	۸	چیزونکی	جزونکی	۵۹	۳	صوریب	صورت
۹	۲	اورپرہہ	اوریہہ	۳۹	۲	جوکچہ	جوکچہ کہ	۶۰	۵	اس	اوس
۹	۵	جانی	جائی	۳۹ ح	۸	بعدار	بعداز	۶۰	۱۰	ہرجاسے نماز	ہرجائی
۹	۱۴	اجزا	اجزاء	۴۱	۱۲	آدمی ہی	آدہی	۶۲ ح	۶	قوت	قوت
۱۲	۴	دوسر	دوسرا	۴۲	۱	حیض کے	حیض کے ہونی	۶۳	۳	ہوای	ہوای
۱۲	۵	ہی کہ مسح	ہی مسح	۴۵	۵	اوس اوس	اوس	۶۴	۱۱	چہوڑتا	چہوڑنا
۱۵	۴	جانی	جائی	۴۵	۷	دہاپنتی	دہاپنی	۶۵	۲	چہوتہی	چوتہی
۱۵	۴	چاہنی	چاہئی	۴۵	۹	چیزون	جزون	۶۵	۱۴	پڑاہتہا	پڑاتہا
۱۸	۸	عسل	غسل	۴۵	۱۲	سہتی	سُتہنی	۶۸	۲	فراموس	فراموش
۲۹	۷	دہنی	دہنی	۴۶ ح	۴	ہی	ہین	۶۹	۲	آخرکو	آخرکو
۳۲	۶	دہتی	دہنی	۴۷	۷	رہوی	ہوی	۷۲	۲	چوہتی	چوتہی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۳	۵	کہڑی	کہڑی
۷۳	۷	اورسلام	اورسلام سی
۷۴	۴	پلپہاہی	پلپہاہی
۷۵	۱	او	اور
۷۶	۸	ہوئی	ہوئی
۷۷	۹	چہوتا	چہوٹا
۷۹	۲	ہین	نین
۸۱	۱۳	چوبہی	چوبہی
۸۳	۱۶	اصح کی	اصح کی
۸۳	۱۰	کوتورتی	کوتوڑتی
۸۳	۱۲	جائی	جائی
۸۴	۹	ترخص پراور	ترخص پر پوچہی ہیں قضر کری آگی پوچہی کے محل ترخص پر اور
۸۴	۱۱	کہڑونکی	کہرونکے
۸۴	۱۲	کہڑونکی	کہرونکی
۸۵	۵	اطاعت	طاعت
۸۵	۹	گہی	گہنی
۸۷	۶	باقی	باقی
۸۸	۱	آئی	آتی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۸	۲۰	بہار	باہر
۸۸	۱۱	بالون	بالون کی
۹۰	۱	ہوتاہی	ہوتاہی
۹۱ ح	۱۰	بانہ	بابر
۹۱ ح	۱۴	بایع	بایع
۹۳	۸	ڈہتنی	ڈہلنی
۹۳	۱۳	ہوتا	ہوی
۹۴ ح	۴	کفارہ	کفاری
۹۶ ح	۱	سات	ساٹ
۹۶	۳	بعدار	بعداز
۹۸	۶	قابل	قابل
۱۰۰	۶	حائی	جائی
۱۰۰	۱۳	ہی ہی	ہی
۱۰۲	۵	تیسوا	سوا ہے
۱۰۲	۷	جہیا	جہیتا
۱۰۳	۱۳	حاضری	حاضر کی ہی
۱۰۴	۷	اورپر	پر اور
۱۰۴ ح	۳	بلنی	ملنی
۱۰۵	۲	اورقضا	قضا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۵ ح	۱	روزہ	روز
۱۰۵	۴	صیح	صحیح
۱۰۶	۶	ذالا	والا
۱۰۷	۱	اجازہ	اجارہ
۱۰۷	۱	مرضع	مرضع
۱۰۷	۴	اجازہ	اجارہ
۱۰۸	۱۱	والی	ویلے
۱۰۹	۱۳	ہین	مال
۱۱۱	۱۳	روزہ	روزہ اور جو روزہ
۱۱۳	۴	بہس	تین
۱۱۳	۶	واضل	داخل
۱۱۵	۳	تبیز	تنبیہ